بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 45

۳ تا ۹ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ — 4 تا 10 اپریل 2014ء

شمارہ: 14

پاکستان کی ترقی کیلئے کردار ادا کرتے رہیں گے۔

سعودی وزیر

عبدالعزیز العمار

مسلم معاشرہ میں غیر مسلموں کے حقوق....؟

قحط زدگانِ تھر پارکر آپ کی امداد کے منتظر!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- مسئلہ رضاعت.....؟؟
- دوران عدت بیوی کو طلاق دینا.....؟؟
- سودی رقم رفاہی کاموں میں خرچ کرنا..؟؟

تعزیت... اور میت کیلئے دعائے مغفرت کا مسنون طریقہ؟

12 اپریل 2014
ہفتہ
بعد نماز عشاء
جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن
ماہانہ تکانجن
11 اپریل کا عظیم الشان
خطبہ جمعۃ المبارک
مہمانان گرامی
محمد بن سعد الدوسری
فضیلۃ الشیخ ابراہیم خلیل الفضلی
خطیب جامع مقصود احمد
12 اپریل بعد نماز عصر
صحیح بخاری
تقریب تکمیل
مسعود عالم
ارشاد داحق اثری
عبدالعزیز علوی
عبدالرشید محجاری
نصر اللہ
عبدالغفار
ریاض قدیر
کانفرنس
حدیث
محمد عبداللہ
عبدہ محمد ابراہیم آمین
قاری عبدالرحمان
عبدالرشید ہزاروی
منظور احمد
سبطین شاہ نقوی
محمد یوسف پسروری
حماد لکھوی
محمد یعقوب
خالد ظفر اللہ
محمد انور
مبشر احمد
تقریری مقابلہ
11 اپریل
انعامات
10,000
7000
5000
شہید ہال
جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن
صدر وارا گین انجمن
ولی شاونڈز
0300-7695423
0333-4433-203
635-6354

تھر میں قحط اور خشک سالی

تھر پاکستان کے صوبہ سندھ جسے باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے، کا صحرائی علاقہ ہے۔ اس کی آبادی دس لاکھ نفوس سے زائد ہے۔ اس کا کل رقبہ 2 لاکھ مربع کلومیٹر ہے جو ہندوستان میں ریاست راجستھان کے علاقہ ہریانہ، صوبہ سندھ اور جنوبی پنجاب کے چولستان تک پھیلا ہوا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق یہاں دنیا کا چھٹا بڑا کوئلے کا ذخیرہ موجود ہے۔ اس کو نکالنے سے صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ اردگرد کے خطوں کی بھی کایا پلٹ سکتی ہے۔ مگر اس راہ میں وہی عناصر حائل ہیں جو کالاباغ ڈیم کی تعمیر سے خائف ہیں۔ ان قوتوں کی پشت پر ہمارے ازلی دشمن بھارت کا اربوں روپیہ ہے جس سے پاکستان دشمن لوگ مرعوب ہو جاتے ہیں۔ وفاقی وزراء خواجہ سعد رفیق اور احسن اقبال صاحب کا موقف بڑا جاندار اور حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر کالاباغ ڈیم تعمیر ہو جاتا تو پھر تھر کا یہ علاقہ قحط کا شکار نہ ہوتا۔ اب جبکہ مرکز میں مسلم لیگ (ن) برسر اقتدار ہے اسے چاہیے کہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے لئے تمام صوبوں میں اتفاق رائے پیدا کرنے کیلئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے۔ اس سلسلہ میں تحریک انصاف بھی اس کا ساتھ دے گی۔ یاد رہے کہ تھر دنیا کا واحد قابل کاشت صحرا ہے جہاں پانی کی دستیابی سے ہمیشہ کے لئے خشک سالی کا خاتمہ ممکن ہے۔ پیپلز پارٹی جو مرکز اور صوبہ سندھ میں کئی بار برسر اقتدار رہی آج بھی سندھ میں اس کی حکومت ہے مگر اس نے اس ضمن میں کچھ نہیں کیا۔ یوں تو پچھلے دنوں سندھ حکومت کی طرف سے پانی کی فراہمی اور پلانٹس کی تنصیب کے بڑے بڑے اشتہارات اخبارات میں شائع ہوئے جس سے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنا مقصود تھا۔ حالانکہ یہاں پانی کی قلت سے انسان وحیوان عرصہ سے مشکلات سے دوچار چلے آ رہے ہیں۔ جب خشک سالی اور قحط کے اثرات حد سے بڑھ جائیں تو مویشیوں کے ساتھ ساتھ انسان بھی موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ اب تو ایک لاکھ کے قریب لوگ اپنے اہل خانہ اور مویشیوں کے ساتھ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ وبائی امراض سے سیکڑوں بچے جسم و روح کا رشتہ توڑ چکے ہیں اور درجنوں بچے ہسپتالوں میں زیر علاج' زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اِدھر تھر میں بچوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہو رہا تھا اور لوگ رنج وغم کی تصویر بنے بیٹھے تھے، اُدھر سندھ حکومت نے سندھ ثقافت کے نام پر ''سندھ فیسٹیول'' کے حسین وسہانے پروگرام شروع کر رکھے تھے جس میں بلاول بھٹو زرداری پیش پیش تھے۔ اس فیسٹیول پر اربوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیا گیا مگر تھر کے متاثرین سے تعاون کے لئے ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ حقیقی بات یہ ہے کہ حکومت سندھ، سجادہ نشینوں، وڈیروں، وزیروں اور مشیروں نے متاثرین کی خبر گیری اور امداد و تعاون کے لئے جس مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا وہ قابل صد مذمت ہے۔ سندھ کے وزیر اطلاعات نے کہا کہ تھر میں اتنے بچوں کی موت تو معمول کی بات ہے اس سے واضح ہوا کہ حکومت سندھ کو اس کا نہ پہلے احساس تھا اور نہ اب ہے۔

اخبارات شاہد ہیں کہ وزیر اعلیٰ سندھ جب تھر کے دورہ پر تشریف لائے تو دوپہر کے پرتکلف کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ طرح طرح کے کھانوں سے میزیں بھر گئیں۔ سرکاری اہلکار مفت کی مرغن غذائیں خوب اڑاتے رہے مگر وزیر اعظم میاں نواز شریف نے لنچ میں شرکت سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا ضمیر گوارہ نہیں کرتا کہ لوگ بھوک اور بیماری سے مر رہے ہوں اور ہم ضیافتیں کھاتے پھریں۔ میاں صاحب نے ہسپتالوں میں مریضوں کی عیادت کی اور متاثرین میں خوراک کے پیکٹ تقسیم کئے نیز ایک ارب روپے کی امداد کا اعلان کیا۔

یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ بڑی مقدار میں گندم گوداموں میں پڑی رہی' متاثرین میں تقسیم نہیں کی گئی۔ وزیر اعظم کے دورہ سے ایک روز قبل اس کی تقسیم شروع ہوئی۔ اگر وزیر اعظم کے دورے کا پروگرام نہ ہوتا تو شاید یہ گندم بھی سرکاری اہلکار ہضم کر جاتے۔ معتبر ذرائع یہ بتاتے ہیں کہ تھر میں قدرتی آفات سے متاثرین کے لئے پاک فوج نے فوری طور پر وہاں امدادی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا تھا۔ ضروری ادویات اور راشن وغیرہ کے ساتھ فوجی دستے وہاں پہنچ گئے تھے۔ حکومت پنجاب، وفاقی حکومت، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے شعبہ خدمت خلق، اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم، اسی طرح دوسری تنظیموں کا وہاں امدادی کام جاری ہے اور جاری رہنا چاہئے۔ ملک کے ارب پتی

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

اداریہ	2
احکام و مسائل	4
آزمائشوں کی حکمت (خطبہ حرم)	6
قرآن کریم کے فضائل	9
علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کی صحافت	10
تعزیت میں میت کیلئے دعا مغفرت کا مسئلہ	14
فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	17
مسلم معاشرہ میں غیر مسلموں کے حقوق	19
منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل	20
نفاذ اسلام کانفرنس فیصل آباد	21
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''دلشر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

سیاستدانوں، زمینداروں اور مل مالکان کا بھی حق بنتا ہے کہ وہ امدادی کاموں میں اپنا حصہ ڈالیں۔ آیئے ذرا اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ خلافت راشدہ میں طرز زندگی بے حد سادہ تھا اگرچہ سب چیزیں بیت المال میں موجود تھیں مگر خلفائے راشدین اپنے نفس کے لئے ذرا سا بھی تصرف حرام سمجھتے تھے۔ وہ سب کو آرام سے رکھنے کی اور سب کے کھانے پینے کی ذمہ داری پوری طرح محسوس کرتے تھے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان حکمرانوں کے لئے اپنے اندر ایک عظیم درس لئے ہوئے ہے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھی بھوک یا پیاس سے مرگیا تو کل اللہ کی عدالت میں عمرؓ جواب دہ ہوگا۔ ایک مرتبہ قحط کے دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں غلے سے بھرے ہوئے اونٹ لے آئے۔ تاجران کی خریداری کے لئے منہ مانگے دام دینے کے لئے تیار تھے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ مجھے خریداروں سے زیادہ دام ملنے والے ہیں۔ آپ نے تمام غلہ اللہ کی راہ میں تقسیم کر کے خریداروں کو حیران کر دیا۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اے عمرؓ! تو برا حاکم ہے اگر تو نے قحط میں اچھا کھایا اور تیری رعایا کو ناقص اناج کھانا پڑا۔ اس قحط میں حضرت عمرؓ نے اپنے نفس پر گھی کا کھانا حرام ٹھہرالیا تھا اور صرف زیتون کا تیل استعمال کرنے لگے تھے، ایک دن اس بے اعتدالی کے سبب حضرت عمرؓ کا پیٹ کچھ گڑگڑانے لگا تو فرمایا: اے پیٹ خوب گڑگڑالے میرے پاس اس کھانے کے سوا کچھ بھی نہیں جب تک عام لوگوں کی زندگی بہتر نہ ہوجائے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں ہر بچے کا وظیفہ اس کے پیدا ہوتے ہی مقرر کر دیا تھا۔ حکمرانوں کو حضرت عمرؓ اور عثمان غنیؓ کی روایات پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوارنی چاہئے اور لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہئے۔

یہ بات عام ہے کہ تھر میں بچوں کو بیماریاں زیادہ لاحق اور ان کی شرح اموات اس لئے زیادہ ہے کہ بچوں کی ماؤں کو اچھی اور مناسب خوراک میسر نہیں۔ اس طرح ان کے ناقص دودھ سے بچے بیمار ہوجاتے ہیں اور پانچ سال سے قبل ہی موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، کیا حکمران وہاں بچوں کے لئے وظیفہ مقرر نہیں کر سکتے تاکہ بچوں کی مناسب انداز میں پرورش ہو سکے.....؟؟

علماء کنونشن اسلام آباد

سعودی عرب پاکستان کا برادر ملک اور حقیقی دوست ہے جو ہر مشکل وقت میں پاکستان کے شانہ بشانہ رہتا ہے۔ ہم سعودی حکومت اور عوام کو اہل پاکستان سے مخلصانہ محبت کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مختلف دینی رہنماؤں اور دانشوروں نے علماء کنونشن سے خطاب کے دوران کہے جو 24 مارچ 20014 کو وطن عزیز کے دارالحکومت میں اسلام آباد ہوٹل میں منعقد ہوا۔

اس کنونشن کا اہتمام مرکزی جمعیتؒ اہل حدیث پاکستان نے کیا۔ صدارت حافظ عبدالکریم ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وچیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور نے فرمائی۔ مہمانان خصوصی سعودی عرب کی وزارت اسلامی امور کے ڈپٹی منسٹر ڈاکٹر عبدالعزیز عمار اور پاکستان کے وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف تھے۔ دیگر اکابرین میں مولانا سمیع الحق امیر جمعیت علمائے اسلام (س)، مولانا عبدالغفور حیدری سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام (ف)، جناب لیاقت بلوچ سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان، پیر اعجاز ہاشمی سرپرست جمعیت علمائے پاکستان، قاری زوار بہادر سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان اور دیگر بہت سے نامور مفکرین اور دانشور حضرات شامل تھے۔

صدر مجلس حافظ عبدالکریم ایم این اے نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس امر پر گہرے اطمینان کا اظہار کیا کہ سعودی عرب پاکستان کا نہایت قریبی اور قابل اعتماد دوست ہے جس نے ہر آڑے وقت میں پاکستانی قوم کی دل کھول کر مدد کی۔ سعودی حکومت اور عوام ہمیشہ ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کے ساتھ شانہ بشانہ رہے اور ان مشکلات کو کم کرنے میں ہمارے ساتھ بے حد تعاون کیا۔ انہوں نے حرمین شریفین کی حالیہ توسیع کو سعودی قیادت کا شاندار کارنامہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا: حرمین شریفین کی محبت ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ انہوں نے خادم الحرمین الشریفین کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعا کی اور ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنی بہت سی مصروفیات میں سے نہایت قیمتی وقت نکال کر اس کنونشن میں رونق افروز ہوئے۔ انہوں نے بطور خاص شیخ عبدالعزیز عمار کے لیے نیک جذبات اور تشکر کا اظہار کیا کہ وہ ہماری حوصلہ افزائی کے لیے اس پروگرام میں تشریف لائے۔ دیگر تمام مقررین نے بھی سعودی عرب کی پاکستان کے لیے خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

شیخ عبدالعزیز عمار نے کہا: اسلامی جمہوریہ پاکستان سعودی عرب کا گہرا اور مخلص دوست ہے۔ ہم پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں اور اپنے پاکستانی بھائیوں کو خوشحال اور ترقی کی راہ پر گامزن دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے سعودی حکومت اور سعودی عوام کی طرف سے پاکستانی قوم کے لیے نیک خواہشات اور عمدہ جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا: سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان بہت مضبوط تاریخی، دینی اور ثقافتی رشتے ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید گہرے اور مضبوط ہوتے چلے جارہے ہیں۔

کنونشن میں ملک بھر کے دینی مدارس کے شیوخ الحدیث، ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے ممتاز علمائے کرام، مفکرین، اہل قلم اور دانشور حضرات نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک قرارداد میں تمام دینی جماعتوں اور تمام مکتبہ ہائے فکر کے درمیان وسیع تر اتحاد و اتفاق اور باہمی یگانگت کی ضرورت واہمیت پر زور دیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ وطن عزیز اس وقت جن گوناگوں مسائل ومشکلات کا شکار ہے ان کا خاتمہ محض باہمی اتفاق اور یک جہتی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ہم جب تک ایک قوم نہیں بنیں گے تب تک اقوام عالم میں اپنا مقام حاصل نہیں کر سکتے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

سودی رقم کو رفاہی کاموں میں خرچ کرنا

سوال میں نے سود لینے دینے سے توبہ کر لی ہے لیکن بینک میں کافی سودی رقم پڑی ہے، کیا میں اس نیت سے وصول کر سکتا ہوں کہ اسے غریبوں، مسکینوں اور رفاہی کاموں میں صرف کر دیا جائے، کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی کریں؟

جواب اسلام میں سود لینا دینا ایک سنگین جرم ہے، اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم حقیقی مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارے لئے صرف رأس المال ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' (البقرہ: ۲۷۸-۲۷۹)

سود لینے دینے والوں کے متعلق یہ ایک ایسی وعید ہے جو کسی اور معصیت کے ارتکاب پر نہیں دی گئی، اگر اس سے توبہ کر لے تو اسے صرف اپنی رقم ہی لینا چاہیے، سودی رقم وصول نہ کرے۔ سود چونکہ حرام ہے اس لئے مسکینوں اور غریبوں کو دینے نیز رفاہی کاموں میں صرف کرنے کی نیت سے بھی وصول کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور پاک چیز کو ہی پسند کرتا ہے لہٰذا اسے صدقہ وخیرات میں خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث حسب ذیل ہے:

''جب کوئی بندہ حرام مال کماتا ہے، پھر اسے اچھے کاموں میں خرچ کرنے کے باوجود اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی اور ایسے مال سے کیا گیا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا، ایسا آدمی اپنے پیچھے آگ چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی کے ذریعے ختم کرتا ہے، خبیث اشیاء، خبیث اعمال کو نہیں مٹاتیں۔'' (مسند امام احمد ص ۱۸۹ ج ۶)

اس حدیث سے بھی یہی راہنمائی ملتی ہے کہ سودی رقم کو وصول نہ کیا جائے، بلکہ اسے بینک میں ہی پڑا رہنے دے، ہاں اگر کوئی بینک کے ناجائز تاوان کے نیچے دبا ہوا ہے تو ثواب کی نیت کئے بغیر اسے دیا جا سکتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: ''مال حرام بود جائے حرام رفت''

ہمارے رجحان کے مطابق اس قسم کے حرام مال کو وصول کرنے سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے کیونکہ یہ ہمارا مال نہیں۔ (واللہ اعلم)

دوران عدت بیوی کو طلاق دینا

سوال کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، پھر دوران عدت دوسری طلاق دے دیتا ہے جبکہ اس نے ابھی تک رجوع نہیں کیا، آیا پہلی طلاق دینے کے بعد رجوع لازمی ہے یا رجوع کے بغیر ہی دوسری طلاق ہو جائے گی، کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

جواب ہمارے معاشرہ میں یہ مشہور ہے کہ طلاق دیتے ہی نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور عورت اس کی زوجیت سے فارغ ہو جاتی ہے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ دوران عدت وہ اس کی بیوی رہتی ہے اور اس عدت کے دوران عورت کے جملہ اخراجات بھی خاوند کے ذمے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر دوران عدت خاوند فوت ہو جائے تو مطلقہ بیوی اس کی جائیداد سے حصہ پاتی ہے۔ ہاں اگر تیسری طلاق دی جائے جس کے بعد خاوند کیلئے حق رجوع ختم ہو جاتا ہے تو ایسی طلاق ملتے ہی نکاح ختم ہو جاتا ہے لیکن عقد ثانی کیلئے عدت گزارنا ہوگی۔ بہرحال طلاق رجعی کے بعد دوران عدت عورت اپنے خاوند کی شرعاً بیوی رہتی ہے، اسی لئے شریعت نے خاوند کو دوران عدت رجوع کرنے کا حق دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ان کے خاوند دوران عدت رجوع کرنے کے زیادہ حقدار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔'' (البقرہ: ۲۲۸)

رجوع کرنے سے خاوند کا مقصد بیوی کو تنگ کرنا نہ ہو بلکہ گھر آباد کرنے کی نیت سے خاوند کو رجوع کرنے کا پورا پورا حق ہے، عورت کے سرپرست کو اس حق میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جب تو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے ڈالے تو پھر تجھے اختیار ہے کہ دوران عدت اصلاح کی نیت سے اس سے رجوع کرے یا اسے اپنے حال پر رہنے دے تاکہ وہ اپنی عدت پوری کر کے تیرے نکاح سے نکل جائے۔'' (تفسیر ابن کثیر: ص ۲۹۲ ج ۱)

ہمارے رجحان کے مطابق ایک طلاق دینے کے بعد خاوند کو دوران عدت دوسری طلاق دینے کی ضرورت نہیں، کیونکہ عدت گزارنے کے بعد وہ خود بخود اس کی زوجیت سے نکل

جائے گی، اگرچہ دوران عدت دی گئی طلاق شمار تو ہو جائے گی لیکن یہ کوئی اچھا اقدام نہیں۔ بہرحال یہ ایک غلط مفروضہ ہے کہ طلاق دیتے ہی نکاح ختم ہو جاتا ہے اور بیوی اپنے خاوند سے فارغ ہو جاتی ہے، اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ دوران عدت دی گئی طلاق شمار نہیں ہوتی، یہ مؤقف قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ (واللہ اعلم)

ایک مسئلہ وراثت

سوال میری ایک ہی بیٹی ہے، میں نے اس کی شادی کر دی ہے، اب وہ اپنے گھر میں اچھی زندگی گزار رہی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اپنی جمع پونجی کسی مدرسہ کو دے دوں، کیا میں ایسا کر سکتا ہوں جبکہ میرے حقیقی چچا کی اولاد لڑکے اور لڑکیاں موجود ہیں، اس سلسلہ میں میری راہنمائی کریں؟

جواب ہمارے ہاں اکثر لوگ جنہیں خوف آخرت ہوتا ہے وہ ایسا کرتے ہیں کہ مرتے وقت وہ سب کچھ فی سبیل اللہ دے جاتے ہیں حالانکہ شرعی طور پر ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ شرعی ورثاء کا حق دبانا کسی صورت میں جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں بیمار ہو گیا اور میں اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ مجھے ایسی سرزمین میں موت آئے جہاں سے میں ہجرت کر کے گیا ہوں۔ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تیمار داری کرنے کیلئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سارے مال کی وصیت کرنا چاہتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہ دی، پھر نصف مال کی وصیت کرنے کے متعلق عرض کیا تو اسکی بھی اجازت نہ دی، میں نے ایک تہائی کی اجازت طلب کی تو آپ نے اس کی اجازت دے دی لیکن فرمایا کہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اے سعد! اگر تو اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جائے تو یہ بہت اچھا ہے کہ وہ تیرے بعد لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کریں، تو جو بھی خرچ کرے گا وہ تیرے لئے صدقہ ہوگا حتیٰ کہ اگر تو خوش طبعی کے طور پر اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے گا تو وہ بھی تیرے لئے صدقہ اور باعث ثواب ہوگا، (ان دنوں آپ کی ایک ہی بیٹی تھی)۔ (بخاری، الوصایا: ۲۷۴۲)

صورت مسئولہ میں بھی سائل کی ایک ہی بیٹی ہے جس کی اس نے شادی کر دی ہے، اس کے علاوہ اس کے چچا کی اولاد بھی زندہ ہے، وہ اپنی تمام جائیداد کسی مدرسہ یا مسجد کو دینا چاہتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث کے پیش نظر سائل ایسا نہیں کر سکتا، اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں دینے کی اجازت نہیں جبکہ اس کے شرعی ورثاء موجود ہیں۔ اس کے شرعی ورثاء اس کی شادی شدہ بیٹی اور چچا کی نرینہ اولاد ہے بشرطیکہ چچا موجود نہ ہو، اگر چچا زندہ ہے تو اس کی موجودگی میں چچا کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا۔ اس کی وفات کے بعد بیٹی کو نصف اور باقی نصف چچا یا اس کی نرینہ اولاد کو ملے گا، مادینہ اولاد اس سے محروم ہیں، کیونکہ چچا کے بیٹے اپنی بہنوں کو عصبہ نہیں بناتے۔ اس بناء پر سائل کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں کوئی ایسا اقدام نہ کرے جو دوسرے ورثاء کی حق تلفی کا باعث ہو، ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اسے باز پرس ہو۔ (واللہ اعلم)

مسئلہ رضاعت

سوال میری بیوی کی گود میں ایک بیٹی ہے اور وہ اسے دودھ پلاتی ہے، ہمیں ایک نومولود بچی ملی ہے۔ بیوی اپنی بیٹی کے ہمراہ اسے بھی دودھ پلاتی ہے، اس کی خواہش ہے کہ نومولود بچی جب بڑی ہو جائے تو اپنے چھوٹے بھائی سے اس کی شادی کر دے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟؟

جواب قرآن کریم نے جہاں حرام رشتوں کا ذکر کیا ہے وہاں صراحت کی ہے کہ تمہاری وہ مائیں بھی حرام ہیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریک بہنیں بھی حرام ہیں۔ (النساء: ۲۳) حدیث میں اس امر کی وضاحت ہے کہ دودھ پینے سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ (بخاری، النکاح: ۵۰۹۹)

اس کی تفصیل یہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی نسبی اور رضاعی اولاد دودھ پینے والے بچے کے بھائی ہیں۔ اس عورت کا شوہر، اس کا باپ، اس کے خاوند کی بہنیں، اس کی پھوپھیاں، عورت کی بہنیں، اس کی خالائیں اور اس عورت کے جیٹھ، دیور، اس کے رضاعی چچا اور تایا بن جائیں گے اور اس دودھ پینے والے بچے کے نسبی بہن بھائی، دودھ پلانے والی عورت کے گھرانے پر رضاعت کی بناء پر حرام نہیں ہوں گے۔ درج بالا تفصیل کے مطابق اگر کسی عورت نے اپنی حقیقی بیٹی کے ہمراہ کسی نومولود کو بھی دودھ پلایا ہے تو وہ اس کی رضاعی بیٹی ہوگی اور اس کا تعلق اس عورت کے تمام نسبی رشتے داروں سے قائم ہو جائے گا۔ عورت کا بھائی اس نومولود کا ماموں بن جائے گا، جس طرح نسبی طور پر ماموں، اپنی نسبی بھانجی سے شادی نہیں کر سکتا، اسی طرح وہ اپنی رضاعی بھانجی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اگر دودھ پلانے والی عورت کا یہ خیال ہے کہ وہ اسے اپنے چھوٹے بھائی سے نکاح کر دے گی تو ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ (واللہ اعلم)

وضاحت: ہم نے شمارہ نمبر ۱۱ میں لکھا تھا کہ ''اگر خاوند نے موبائل کے ذریعے طلاق کے پیغام متعدد مرتبہ ارسال کئے ہیں تو تینوں طلاق واقع ہو چکی ہیں، اس سلسلہ میں قارئین کرام درج ذیل وضاحت کو پیش نظر رکھیں: ① کمپوزر کی غلطی سے طلاق کے پیغام کے بجائے نکاح کا پیغام لکھا گیا ہے، اس کی تصحیح کر لیں۔ ② اگر خاوند نے ایک ہی مجلس میں متعدد مرتبہ پیغام طلاق ارسال کیا ہے تو یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی کیونکہ ہمارے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی ہیں اور اگر متعدد مجالس میں پیغام طلاق ارسال کیا ہے تو اس طرح تین طلاق ہی واقع ہو جائیں گی اور اب رجوع کا کوئی موقع نہیں رہا، اس وضاحت کے تناظر میں مذکورہ فتویٰ پڑھا جائے۔ (واللہ اعلم)

آزمائشوں کی حکمتیں

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر اسامہ خیاط حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو، اس پر توکل کرو اور اس منظر کو یاد کرو جب تم اس کے سامنے کھڑے ہو گے۔

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ○ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ○ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ (عبس: ۳۴-۳۷)

''اُس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر شخص پر اس دن ایسا وقت آن پڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔''

اے اہل اسلام! جب آزمائش اترتی ہے، برائیوں کا نزول ہوتا ہے اور حوادثِ زمانہ کا تانتا بندھتا ہے تو بہت سارے لوگ اپنی نیندیں اڑا بیٹھتے ہیں اور اپنے دکھوں کی وجہ سے اس حق بات کو فراموش کر دیتے ہیں جسے وہ جانتے تھے، پھر حیرت در آتی ہے، شک زور کرتا ہے، حقائق چھوڑ دیئے جاتے ہیں، گمانوں کی پیروی کی جاتی ہے، بغیر علم اور بغیر عدل کے معاملات کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور اس بات کو بھلا دیا جاتا ہے کہ اللہ کا قانونِ آزمائش اس کی مخلوق میں جاری وساری رہتا ہے۔

یہ وہ قانون ہے جس کے متعلق قرآن کا بیان بالکل واضح اور نمایاں ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں۔ چنانچہ ہمارے پروردگار کا فرمان ہے:

﴿أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ﴾ العنکبوت: ۱-۳)

''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ ہم اُن سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو اِن سے پہلے گزرے ہیں، اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔''

اور فرمایا:

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ (آل عمران: ۱۸۶)

''مسلمانو! تمہیں مال اور جان دونوں کی آزمائشیں پیش آکر رہیں گی اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے، اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ (البقرۃ: ۱۵۵-۱۵۶)

''اور ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اِن حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے، تو کہیں کہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔ انہیں خوش خبری دے دو ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اُس کی رحمت اُن پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رَو ہیں۔''

اللہ کے بندو! یہ ایک عام ربانی قانون ہے جس سے اللہ نے اپنے پیغمبروں اور رسولوں کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا، حالانکہ ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند اور ان کا درجہ بہت بالا ہے اور ان پر ان کے پروردگار کا بڑا کرم ہے لیکن اس کے باوجود ان سب کو آزمایا گیا۔ جیسا کہ اس حدیث میں آتا ہے جسے امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن میں صحیح سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! کن لوگوں کو سب سے زیادہ آزمایا جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ آزمائشیں پیغمبروں پر آتی ہیں پھر درجہ بدرجہ دوسرے لوگوں پر، آدمی کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے، اگر اس کے دین میں مضبوطی ہوگی تو اس کی آزمائش بھی کڑی ہوگی اور اگر اس کے دین میں نرمی ہوگی تو اسی کے مطابق اس کی آزمائش کی جائے گی۔ اس طرح آزمائش مسلسل بندے کے پیچھے لگی رہتی ہے حتی کہ وہ زمین پر یوں چلتا پھرتا ہے کہ اس پر کسی گناہ کا بوجھ باقی نہیں رہتا۔''

خود نبی کریم ﷺ پر بڑی آزمائشیں آئیں، ذرا اندازہ کیجئے کہ آپ ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے کس قدر اذیت کا سامنا کرنا پڑا، انہوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی، مذاق اڑایا، لوگوں کو آپ کے دین سے ہٹانا چاہا، آپ ﷺ کو وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، آپ کے خلاف اعلانِ جنگ کیا، لوگوں کو آپ ﷺ کے خلاف اور آپ کی دعوت کے خلاف بھڑکایا، اور دارِ ہجرت یعنی مدینہ میں جہاں آپ ﷺ اپنے اہل وعیال اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مقیم ہو گئے تھے، آ کر آپ ﷺ کے ساتھ جنگیں لڑیں اس نیت سے کہ آپ ﷺ کا خاتمہ کر دیں، آپ ﷺ کا دین تباہ کر ڈالیں اور آپ ﷺ کی جڑ اکھاڑ دیں۔ اسی طرح انہوں نے مدینہ میں آپ ﷺ کے دشمن یہودیوں اور منافقوں کو آپ ﷺ کے خلاف ابھارا، ان سب نے اکٹھے ہو کر آپ ﷺ کے خلاف چالیں چلیں اور منصوبے بنائے، آپ ﷺ کے ساتھ معاہدے کیے اور توڑے، آپ ﷺ کے خلاف مشرکوں کے ساتھ ساز باز

کی اور دھوکے اور مکاری سے آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کی۔

لیکن آپ ﷺ آزمائشوں اور ابتلاؤں کے اس میدان میں پہلے انبیاء کی طرح ثابت قدم رہے، مصیبتوں پر صبر کرتے رہے، اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرتے رہے حتی کہ اللہ کی مدد آپہنچی، لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہونے لگے، دین کی تکمیل ہوئی، اللہ نے اپنے بندوں پر اپنی نعمت تمام کی، انوارِ ہدایت نے تمام لوگوں کو ڈھانپ لیا اور ایمان کی بشاشت دلوں میں داخل ہوگئی۔ اور نبی کریم ﷺ خوش خوش اور مطمئن اپنے رب سے جاملے اور اپنے پیچھے اپنی امت میں دو ایسی چیزیں چھوڑ گئے جنہیں اگر لوگ تھامے رکھیں تو ہرگز گمراہ نہ ہوں۔ وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب اور آپ ﷺ کی سنت ہیں۔

اللہ کے بندو! آزمائشوں پر صبر اور مصیبتوں پر ثابت قدمی کی یہ روش صرف اس یقین کامل کی وجہ سے تھی کہ اللہ نے اپنے بندوں کے لیے جو بھی آزمائش لکھی ہو، اس کے پیچھے دراصل اتنی عظیم حکمتیں اور مقاصد ہوتے ہیں کہ گنتی اور شمار میں نہیں آسکتے۔ ان میں سے سب سے بڑی حکمت یہ ہے جیسا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے صبر کا امتحان کر لے۔ تاکہ اس کی نیکی واضح ہو جائے اور وہ اس کے اولیاء میں شامل ہو جائے اور اس کے گروہ میں گنا جائے۔ چنانچہ اگر وہ مصیبتوں پر ثابت قدمی دکھائے اور آزمائشوں پر صبر کرے تو اللہ اسے چن لیتا ہے، اس کا انتخاب کرتا ہے، اسے عزت اور فضیلت کی پوشاکیں پہناتا ہے، اسے اجر و ثواب کے پہناوے عطا کرتا ہے، اسے قبولیت کے پردوں میں ڈھانپ دیتا ہے، اس کا خاتمہ اپنی رضا پر کرتا ہے اور اپنے اولیاء اور گروہ کو اس کے خادم اور معاون بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ منہ پھیر لے اور ایڑیوں کے بل پھر جائے تو اسے دھتکار دیا جاتا ہے اور دور کر دیا جاتا ہے، اسے رضا سے محروم کیا جاتا ہے، اس پر ناراضی لکھ دی جاتی ہے، اس کی آزمائشیں بھی کئی گنا بڑھ جاتی ہیں، بدبختی کے نمائندے اسے روندتے ہیں لیکن اس دوران اسے کسی کمزوری اور شکست کا احساس نہیں ہوتا البتہ بعد میں وہ سمجھتا ہے کہ ایک مصیبت اس کے حق میں کئی مصیبتیں بن گئی ہیں۔

صبر کرنے اور واویلا مچانے کے ان دونوں درجوں کے درمیان حد فاصل صرف ایک لمحے کا صبر ہے اور اس لمحے میں اپنے دل کو مضبوط رکھنا ہی اصل فرق ہے۔ مصیبت تو دونوں کی ختم ہو جاتی ہے لیکن ایک کی مصیبت ختم ہوتی ہے تو بدلے میں کئی نعمتیں اور نوازشیں ملتی ہیں جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں سوائے مایوسی اور ذلت کے کچھ نہیں آتا۔ کیونکہ یہ عزیز اور علیم ذات کی تقدیر ہے اور اس کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے عظیم فضل والا ہے۔''

جیسا کہ اس حدیث میں آتا ہے جسے امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی اپنی سُنن میں حَسَن سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بڑا بدلہ بڑی آزمائش کے ساتھ وابستہ ہے، اللہ تعالیٰ جس قوم سے محبت کرے، اسے آزمائش میں ڈالتا ہے، پھر جو راضی ہو جائے، اسے رضا ملتی ہے اور جو بے صبری دکھائے، اسے ناراضی ملتی ہے۔''

اس لیے اللہ کے بندو! اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ صبر بندے کو عطا کی جانے والی سب سے بہترین شے ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی آدمی کو صبر سے بڑی اور بہتر نوازش کبھی نہیں دی گئی۔''

اللہ کے بندو! اسی طرح آزمائش کی بڑی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے لیے بندگی کی تحقیق کر لی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو تنگی اور آسانی، نعمت اور آزمائش دونوں حالتوں سے گزارتا ہے تاکہ تمام حالات میں اس کی بندگی جانچ لے کیونکہ بندہ درحقیقت وہی ہے جو تمام حالتوں میں اللہ کی بندگی پر قائم رہے۔

لیکن خوشحالی اور نعمت کا بندہ ایک کنارے پر یا ایک ہی حالت میں اللہ کی بندگی کرتا ہے اور دین میں شک، اضطراب اور تزلزل کا شکار رہتا ہے، اگر اسے خیر پہنچے تو مطمئن رہتا ہے اور اگر آزمائش آئے تو منہ کے بل پھر جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا بندہ اللہ کے ان بندوں میں سے نہیں جنہیں وہ اپنی بندگی کے لیے چن لیتا ہے، جنہیں مرتبہ عطا کرتا ہے اور جن کے ساتھ بدلے میں اچھے انجام کا وعدہ کرتا ہے۔

اسی طرح آزمائش کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کے ہاں ایسا بلند مرتبہ اور باعزت مقام پا لے جہاں تک وہ اپنے اعمال کی بدولت نہیں پہنچ سکتا، لیکن آزمائش اسے اس مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کے ہاں بندے کے لیے ایک مرتبہ مقرر ہوتا ہے جہاں تک وہ اپنے عمل کی بدولت نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالتا ہے تاکہ اسے اس مرتبے سے ہم کنار کر دے۔'' (ابن حبان)

اس لیے آزمائش دراصل وہ خیر ہوتی ہے جو اللہ اپنے بندے کے لیے پسند کرتا ہے اور اس کی تقدیر میں لکھ دیتا ہے اگرچہ بندے کی سمجھ میں نہ آئے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کو جس کی خیر منظور ہو، اسے وہاں تک پہنچا دیتا ہے۔'' (بخاری)

یعنی اس چیز کی وجہ سے اس پر مصیبت ڈالتا ہے اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔

اس لیے اے برادرانِ گرامی! یاد رکھیے کہ آزمائش دراصل ایمان کی چھلنی، اخلاص کی نشانی، راضی بہ رضا رہنے کی دلیل اور اللہ رب العالمین کی فرمانبرداری کی علامت ہے۔ یہ اس نفع مند دوا کی طرح ہے جو ایک مہربان، خیر خواہ اور مریض کے فائدے کو سمجھنے والا معالج مریض کو دیتا ہے۔ چنانچہ سمجھدار مریض کا حق ہے کہ صبر کے ساتھ اس کڑوی دوا کو نگل لے اور شکوے شکایت اور ناراضی سے قے نہ کر ڈالے۔

اس لیے بشارت اور خوشخبری ہے فلسطین، شام، برما، وسطی افریقہ اور دیگر علاقوں کے ان مسلمانوں کے لیے جن کے صحنوں میں آزمائشیں پیہم اتر رہی ہیں۔ جنہیں گھروں اور مالوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے، جن کی حرمتیں پامال کی گئی ہیں اور جن پر زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود تنگ پڑ گئی ہے کیونکہ انجام کار اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنی جانب سے نصرت اور قوت عطا کرنے والا ہے اور آخرت میں اعلیٰ باغات۔

﴿فَعَسَى أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ (النساء:19)

''ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اُسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اللہ کے بندو!

آزمائش کے موقع پر اور مصیبتوں کے حالات میں کچھ ایسے اسباب ہیں جو ثابت قدمی کے لیے معاون ہیں اور اس کے لیے راہ ہموار کرتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ صدق دل سے اللہ کی جانب رجوع کیا جائے۔ اس پر توکل کیا جائے، اس کے حضور عاجزی اور زاری کی جائے اور گناہوں کو چھوڑتے اور ان سے بچتے ہوئے سچی توبہ کی جائے۔ کیونکہ آزمائش کسی گناہ ہی کے سبب آتی ہے اور صرف توبہ سے ختم ہوتی ہے۔ جیسا کہ یہی بات امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اسی طرح ثابت قدم رہنے کے لیے انبیاء، پیغمبروں، اللہ کے مخلص بندوں اور ان لوگوں کے واقعات پر غور وخوض کرنا چاہیے جنہیں آزمائشوں اور مصیبتوں سے دو چار ہونا پڑا۔ تاکہ ان کے حالات سے تسلی ملے اور صبر وتسلیم کی اس روش کو اپنے لیے نمونہ بنایا جائے جس پر وہ آزمائش کے موقع پر قائم رہتے تھے۔

اسی طرح اپنے دینی بھائیوں بالخصوص اہل علم و فضل لوگوں کے متعلق حسن ظن رکھنا اور ان کے اقوال اور اعمال کی اچھی توجیہیں نکالنا اور مشکل مسئلوں کی وضاحت کے لیے پختہ کار علماء کی طرف رجوع کرنا اور ان سے سوال پوچھنا بھی آزمائش کے موقع پر ثابت قدمی کے لیے معاون ہے۔

اسی طرح خود پسندی سے بچنا، احکام کے اطلاق میں جلد بازی سے پرہیز کرنا اور واقعات کی من مانی توجیہیں اور تاویلیں نہ کرنا بھی ثابت قدمی کے لیے معاون ہے۔

اسی طرح قیل وقال سے گریز کرنا بھی آزمائش میں ثابت قدمی کا ایک وسیلہ ہے۔ اللہ نے اسے بندوں کے لیے ناپسند کیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور ہاتھ روک کر مال جمع کرنے میں لگے رہنا حرام قرار دیا ہے اور قیل وقال کو، کثرت سوال کو اور مال ضائع کرنے کو تمہارے لیے ناپسند کیا ہے۔''

ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کسی آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر ڈالے۔''

یہ ہے وہ راستہ جس پر اگرچہ ایک مسلمان کو ہر لمحے گامزن رہنا چاہیے لیکن آزمائشوں کے اوقات میں اور مصیبتوں کے موقع پر اس راستے پر چلنا اور زیادہ ضروری اور اہم ہو جاتا ہے۔

اس لیے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اس سے سوال کرو کہ وہ ہر آزمائش سے بچائے رکھے اور خوشحالی ہو یا پریشانی، اس کا شکر ادا کرتے رہو۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سربلند فرما۔ دائرۂ دین کی حفاظت فرما، دین کے تمام دشمنوں کو اور سرکش و فتنہ پرداز لوگوں کو تباہ و برباد فرما، مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے، ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما، ان کی قیادت کی اصلاح فرما اور اے پروردگار عالم! انہیں حق پر جمع فرما دے۔ آمین یارب العالمین!

○○○○○

بقیہ: مسلم معاشرہ.....

میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تُو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کرنا۔''

☆ غیر مسلم مریض کی عیادت کرنا۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کی عیادت کی۔ (ترمذی، ح:۳۲۳۲)

☆ ہدیہ لینا، دینا۔ اس سے آپسی بغض وعداوت میں بڑی حد تک کمی آتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں زینب بنت الحارث یہودیہ کا، شاہ مصر مقوقس، ملک ایلہ، اکیدر اور کسریٰ وغیرہ کا تحفہ قبول کیا۔

☆ غیر مسلمین کی ہدایت کے لئے دعا کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اللھم اھد دوسا وائت بھم)) (بخاری ح:۲۹۳۷)

☆ عدل وانصاف نیز ظلم کا دفعیہ کرنا:

اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیتے ہوئے تاکید فرمائی کہ مخالف دین کے ساتھ بھی عدل کا برتاؤ کرنا ہے، کیونکہ اختلاف دین نفرت کا سبب بن جاتا ہے، جس سے ظلم کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے، اسی لئے مزید تاکید کی ضرورت پڑی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾ (المائدۃ:۸)

''(اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کرے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔''

علامہ قرطبیؒ نے فرمایا: کافر کا کفر عدل کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن:۶/۱۱۰)

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمیوں پر ظلم کرنے، نقض عہد کرنے یا ان کے حقوق چھیننے سے ڈراتے ہوئے فرمایا: مظلوم کی طرف سے میں مخاصم رہوں گا:

((فمن ظلم معاھدا أو انتقصه حقه أو كلفه فوق طاقته أو أخذ منه شيئا بغير طيب نفس فأنا حجيجه يوم القيامة)) (ابو داؤد ح: ۳۰۵۲)

مسلمانوں نے عملاً اسے انجام بھی دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم اسلامی ریاستوں میں رہنا پسند کرتے تھے، نصاریٰ حمص نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ موجودہ ظلم وستم کے بنسبت ہمیں آپ کی ولایت وعدل زیادہ پسند ہے، ہم آپ کے ساتھ ہرقل کی فوج سے لڑیں گے۔

☆ مالی مدد کرنا: معاشرہ میں بسنے والے غیر مسلمین اگر غریب ہیں تو ان کی اعانت بھی ضروری ہے، لہٰذا مسلم قوم و بیت المال کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی حاجتیں پوری کرے، اگر وہ بھوکے ہیں تو اشیاء خوردنی ان تک پہنچائی جائیں، ان کی پردہ پوشی کا انتظام کیا جائے۔

ابوعبید نے کتاب الاموال میں عمر بن عبدالعزیزؒ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے والی سے کہا: ذمیوں میں سے جو کبیر السن، کمزور اور کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو، بیت المال سے اس کی ضرورتیں پوری کرو۔ (کتاب الاموال:۹۴)

امام ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج میں اس طرح کے کئی واقعات نقل کئے ہیں۔ (کتاب الخراج:۱۵۰-۱۵۱)

یہ چند اہم حقوق ہیں جن کی ادائیگی سے غیر مسلموں کے یہاں مسلمانوں کی شبیہ بہتر بن سکتی ہے، اور اس سے اسلام کی طرف ان لوگوں کا رجحان بھی بڑھے گا۔

قرآن کریم کے فضائل

تحریر
جناب
ڈاکٹر سجاد الٰہی

سب مسلمانوں کو کلام مجید کی تلاوت کے ساتھ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید تمام کتابوں میں سے سب سے اعلیٰ اور افضل کتاب ہے۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے نبی کریم ﷺ پر نازل فرمایا۔ اس کتاب مجید کو قیامت تک بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے باقی رہنا ہے۔ اسے پڑھنے، سمجھنے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے ہی میں مسلمانوں کے لیے سعادت اور خوش بختی ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ مبارکہ میں اس کتاب حکیم کے بہت سے فضائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ⑧ فضائل کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

① قرآن مجید اپنے نزول کے وقت مومنوں کے لیے چار قسم کے انعامات کی خوش خبری لایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (یونس: ۵۷)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے، جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں، ان کے لئے شفا ہے اور (وہ چیز) رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔'' (یعنی کہ قرآن کریم)

② یہ بہترین کتاب نیک و کار لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روشناس کر دیتی ہے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (زمر: ۲۳)

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں والی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں، پھر آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔''

③ یہ کتاب حکیم اپنی شان و عظمت اور اپنے ہدایت یافتہ ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ قبول نہیں کرتی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرۃ: ۱۸۵)

''ماہ رمضان وہ ہے، جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔''

④ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے والا تمام لوگوں سے بلند و برتر ہے۔ امام بخاریؒ حضرت عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم کو سیکھے اور سکھلائے۔''

⑤ قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو شان و عظمت سے نوازا جاتا ہے۔ امام مسلم حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ساتھ (تلاوت اور عمل کرنے کی وجہ سے) قوموں کو بلند کرتا ہے اور اسی کتاب (کو پس پشت ڈالنے) کی وجہ سے قوموں کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔''

⑥ قرآن کریم قیامت کے دن اپنی تلاوت کرنے والوں کے لیے شفاعت کا باعث بنے گا۔ امام مسلمؒ حضرت ابوامامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کریم کی (بہت زیادہ) تلاوت کیا کرو، بے شک یہ قیامت کے دن اپنی تلاوت کرنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔

⑦ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا لوگوں کے لیے حسد کا باعث بنتا ہے اور ایسے شخص سے حسد کرنا جائز ہے۔ حضرت ائمہ بخاری اور مسلم حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو قسم کے آدمیوں کے علاوہ اور کسی کے بارے میں حسد کرنا (جائز) نہیں، (الف) اس شخص سے حسد کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دولت سے نوازا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں بسر کرے، (ب) اس شخص سے حسد کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا ہو اور وہ اسے دن رات اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹائے۔''

⑧ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے جب بھی اللہ تعالیٰ کے گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ امام مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی کوئی گروہ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے ایک گھر میں قرآن کریم پڑھنے، اسے سیکھنے سکھلانے کے لیے اکٹھا ہوتا ہے تو ان پر راحت و سکون نازل کیا جاتا ہے، (اللہ تعالیٰ کی) رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے، فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کیے رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی محفل میں ان کا ذکر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن کریم پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

❋❋❋❋❋

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی صحافت

تحریر: جناب بشیر انصاری ایم۔اے

قسط نمبر ③ آخری

امام کعبہ کے تاثرات

حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر کی شہادت کے بعد میں نے امام کعبہ و رئیس مجلس القضاء الاعلیٰ السعودیہ سماحۃ الشیخ الدکتور صالح بن حمید حفظہ اللہ سے مکہ مکرمہ میں ایک انٹرویو کیا تھا، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حضرت علامہؒ، عربی میں اپنے الگ حکیمانہ اسلوب تحریر کے موجد تھے انہوں نے کسی کا اسلوب نہیں اپنایا۔ ان کی تحریر میں عجیب قسم کا بانکپن تھا۔ زبان پر کمال قدرت، اظہار خیال پر مکمل اعتماد، اسلوب میں شگفتگی اور پیرائیہ اظہار میں تازگی تھی۔ عجمی ہونے کے باوصف ان کے لہجہ سے عربیت ٹپکتی تھی۔ انہوں نے فرق پر جتنی کتابیں لکھی ہیں ان کے حوالوں سے لکھا ہے اور حوالے نہایت دیانتداری کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ علامہ شہید بنیادی طور پر خطیب تھے اس لئے ان کی تحریر میں خطابت کا رنگ نمایاں ہے۔ ان کے انداز گفتگو، طریق استدلال پر تو گفتگو ہوسکتی ہے مگر ان کے حوالوں، مصادر اور مراجع کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ میرے ایک ضمنی سوال پر حضرت الشیخ نے فرمایا کہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی بجائے علامہ مرحوم کی عربی تحریر میں زیادہ چاشنی ہے۔ جس طرح ان کی خطابت میں آبشار کا بہاؤ اور پہاڑوں کا جلال تھا اسی طرح ان کی تحریر میں جلال بھی ہے اور جمال بھی۔ حضرت الشیخ نے یہ بھی فرمایا کہ علامہ مرحوم کی کتابوں پر دکتورہ (پی ایچ ڈی) ہونا چاہئے تاکہ ان کی اہمیت و معنویت مزید اجاگر ہوسکے۔

آیئے اب کچھ اور باتیں بھی ہو جائیں..... جب میں علامہ صاحب کے ساتھ بطور نائب مدیر کام کرتا تھا مجھ سے ایک مضمون نگار کا نام غلط چھپ گیا۔ دو تین ہفتے کے بعد صاحب مضمون دفتر تشریف لائے اور غلطی کی نشاندہی کی۔ علامہ صاحب بھی موجود تھے، انہوں نے معترض سے کہا کہ جو شخص کام کرتا ہے اس سے ہی غلطی کا احتمال ہوتا ہے جو کام نہیں کرتا اس سے غلطی کا کوئی احتمال نہیں۔ آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں اس کی تصحیح ہو جائے گی، وہ صاحب مطمئن ہوگئے۔

1978ء میں میری والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میں چند ایک ذاتی امور کے سلسلہ میں کراچی میں تھا۔ اسے شومیئے قسمت ہی کہیئے کہ میں مرحومہ کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوسکا۔ میرے برادران کی بھرپور کوشش کے باوجود پندرہ گھنٹے بعد مجھے یہ افسوسناک اطلاع ملی۔ میں نے فوری طور پر ٹیلیفون پر گوجرانوالہ رابطہ قائم کیا تو اس وقت احباب مرحومہ کی تدفین سے فارغ ہو چکے تھے۔ کیونکہ تدفین میں بوجوہ تاخیر مناسب نہ تھی۔ ہر چند کہ کراچی میں میرے کام ہنوز تشنہ تکمیل تھے مگر اب وہاں ٹھہرنے کی ہمت باقی نہ تھی۔ اسی حالت میں گھر پہنچا۔ معلوم ہوا کہ حضرت علامہ صاحب بھی جنازے میں شریک نہ ہو سکے۔ اسی روز وہ بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے اور دیر تک شریک حال رہے۔ پھر کہنے لگے کہ قبر پر جانا چاہئے، وہاں علامہ صاحب نے بڑی لمبی دعا کی خود بھی روئے اور مجھے بھی رلایا۔

یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ حضرت علامہ عام جلسوں، مشترکہ جلسوں کے ساتھ ساتھ عام مساجد میں بھی اپنے اہل حدیث ہونے کا اظہار بڑے جوش و جذبہ سے کیا کرتے تھے۔ ایک بار میں اور محمد خاں نجیبؒ، حضرت علامہ صاحب کے ساتھ اسلام آباد جا رہے تھے کہ برلب سڑک ایک مسجد سے نماز مغرب کی اذان سنائی دی اور یہ بریلوی حضرات کی مسجد تھی۔ تاہم علامہ صاحب نے کہا کہ یہاں نماز پڑھ لینی چاہئے۔ شاید یہاں بات کرنے کی صورت پیدا ہو جائے اور کہا کہ نماز میں اکٹھے کھڑے ہوں اور آمین اونچی آواز سے کہیں اور ساتھ والے شخص کے ساتھ پاؤں بھی ملائیں پھر دیکھیں گے یہ کیا کہتے ہیں؟ ہم نماز سے فارغ ہوئے تو امام صاحب علامہ صاحب کی طرف دیکھتے رہے مگر کچھ نہ کہہ سکے۔ علامہ صاحب کو بات کرنے کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ جب تک علامہ صاحب کار میں نہ بیٹھے نمازی دیکھتے ہی رہے۔

علامہ شہید ''مدیر چٹان'' شورش کاشمیری صاحب کو اکثر ملنے جایا کرتے تھے، کبھی کبھی مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ ایک بار جانا ہوا تو شورش صاحب، علامہ صاحب سے کہنے لگے کہ ''چٹان'' کے لئے بھی کچھ لکھ دیا کریں۔ علامہ صاحب نے وعدہ کرلیا۔ انہوں نے اپنے اسسٹنٹ سے کہہ دیا کہ پہلے علامہ صاحب سے وقت طے کر کے انٹرویو کریں۔ انٹرویو ہوا اور ''چٹان'' کے آخری پورے ٹائٹل پر علامہ صاحب کی تصویر بھی شائع ہوئی جس کے نیچے لکھا تھا ''دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں''

1968ء میں ہم دونوں ایم۔اے اسلامیات کے امتحان میں شریک ہوئے۔ امتحان کا سنٹر سلیم ماڈل ہائی سکول نزد اردو بازار لاہور تھا۔ ایک روز علامہ صاحب نے مجھے فون کیا کہ آپ کل صبح جلدی لاہور آجائیں۔ میرے ساتھ ناشتہ کریں پھر پیپر دینے کے لئے سنٹر چلے جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ کچھ مسائل امتحانی نقطہ نظر سے ڈسکس کرلیں۔ میں نے کہا کہ ان شاء اللہ جلدی حاضر ہو جاؤں گا، میرے لئے تو یہ امر بہت مفید رہے گا۔ مجھے حضرت علامہ شہید کے ساتھ دو بار فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت میسر آئی۔ ایک بار رابطہ عالم اسلامی کے مہمان کی حیثیت سے حج کیا۔ پیر محمد اشرفؒ، مولانا محمد اسحاق چیمہؒ فیصل آباد، خوشنود علی خاں مدیر روزنامہ ''صحافت'' اسلام آباد بھی شریک سفر تھے۔ خوشنود صاحب نے اپنے روزنامہ میں یہ سفر نامہ لکھا ہے۔ دوسری بار التوعیۃ الاسلامیہ فی الحج کی دعوت پر۔ یہ یادگار سفر تھے۔ 1977ء میں مجھے وزارت اعلام سعودی عرب کی طرف سے ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور کے مدیر کی حیثیت سے مطالعاتی دورے کی دعوت ملی۔ یہ میرا پہلا سفر تھا۔ چنانچہ علامہ صاحب نے مجھے عربی میں ایک تعارفی خط دیا تاکہ مشائخ اور اعلیٰ شخصیات سے ملنے میں آسانی کے ساتھ ساتھ تعارف بھی ہوگا۔ اس تعارف نامے کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

''محترم بشیر انصاری پاکستان کے معروف اسلامی ادیب اور دانشور ہیں۔ آپ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیراہتمام شائع ہونے والے جریدہ ہفت روزہ ''الاسلام'' کے ایڈیٹر ہیں۔

محترم بشیر انصاری کا پاکستان میں سلفی عقیدہ کی

اشاعت وترویج میں بہت بڑا کردار ہے۔ وہ نوجوان نسل میں اسلامی آداب واخلاق کی روح پھونکنے میں بڑا فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی کئی ایک تالیفات بھی ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ ہفت روزہ ''الاسلام'' اور دیگر جرائد میں ان کے مضامین تسلسل کے ساتھ چھپتے رہتے ہیں، آپ ان دنوں حرمین شریفین کی زیارت کے لئے حجاز مقدس تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے انہیں جمعیت اہل حدیث پاکستان کی طرف سے یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ وہاں کے اہل علم و دانش سے ملاقاتیں کریں اور جمعیت کے امور پر تبادلہ خیال کریں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ احباب ان کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی خوشنودی والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

احسان الٰہی ظہیر

ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث پاکستان

علامہ صاحب کی مسلکی حمیت

علامہ شہید کے قیام مدینہ یونیورسٹی کے دوران مولانا قاری محمد طیب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند (بھارت) جب مدینہ منورہ تشریف لائے اور وہ مدینہ یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کے دوران اہل حدیث سے اپنا قرب اور تعلق ظاہر کرتے رہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر ایسا مسلکی غیرت وحمیت کا علمبردار اس تضاد پر کیسے خاموش رہ سکتا تھا۔ چنانچہ علامہ صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور قاری محمد طیب کے اہل حدیث سے قرب کے دعویٰ پر خوب گرفت کی اور کہا کہ 1954ء میں دارالعلوم دیوبند سے جس کے آپ اب بھی مہتمم ہیں، ساٹھ طلبہ محض اہل حدیث ہونے کے جرم کی پاداش میں دارالعلوم سے نکال دیئے گئے۔ اب آپ کس طرح اہل حدیث سے فکری ہم آہنگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا قاری صاحب سے کوئی جواب نہ بن پڑا، سامعین بکھر گئے، جلسے کا رنگ نہ صرف پھیکا پڑ گیا بلکہ ناکام ہو گیا۔ علامہ صاحب کی مسلکی حمیت سے سامعین عش عش کر اٹھے اور اس طرح قاری محمد طیب مرحوم کے دعوے کی حقیقت بے نقاب ہوگئی۔ (یاد رہے کہ سید رئیس احمد جعفری ایڈیٹر ماہنامہ ''الریاض'' کراچی نے بھی قاری صاحب کی خوب گرفت کی تھی)

علامہ احسان الٰہی ظہیر..... ایک عہد، ایک تحریک ص ۶۵

ایک دلچسپ اور جرأتمندانہ واقعہ

مؤرخ اہل حدیث جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے ماہنامہ ''ترجمان الحدیث'' اور حضرت علامہ شہید کے شاگردِ رشید مولانا عطاء الرحمٰن ثاقب شہید کے حوالہ سے ایک دلچسپ اور جرأتمندانہ واقعہ اپنی کتاب ہفت اقلیم میں لکھا ہے: ''ایک مرتبہ رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے منعقدہ کسی تقریب میں بہت سے شیوخ جمع تھے۔ اس تقریب میں جماعت اسلامی کے مرحوم رکن مولانا خلیل حامدی بھی موجود تھے اور علامہ احسان الٰہی ظہیر بھی۔ خلیل حامدی نے گفتگو کرتے ہوئے جوش میں آ کر کہہ دیا کہ پاکستان میں جماعت اسلامی ہی امام محمدؒ بن عبدالوہاب کی دعوت کا علم بلند کئے ہوئے ہے۔ علامہ مرحوم سے ضبط نہ ہو سکا۔ گرجدار آواز میں تمام شیوخ کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ مجھے حامدی صاحب کی اس بات سے اختلاف ہے۔ جماعت اسلامی بہت بڑے مرکز کی مالک ہے اس کے پاس وسائل کی فراوانی ہے۔ حامدی صاحب بتائیں کیا ان کے مرکز کی طرف سے کوئی چھوٹے سے چھوٹا کتابچہ بھی کبھی محمدؒ بن عبدالوہاب یا ان کی دعوت کے متعلق شائع ہوا ہے؟ یہ جماعت تو پاکستان میں توحید وسنت کی دعوت دینے کو فرقہ واریت سے تعبیر کرتی ہے، انہیں یہ دعویٰ کس طرح زیب دیتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ محمدؒ بن عبدالوہاب کی دعوت کی نشرواشاعت کا بیڑا ان لوگوں نے اٹھا رکھا ہے جنہیں پاکستان میں وہابی کہا جاتا ہے اور وہ اہل حدیث ہیں۔ محمدؒ بن عبدالوہاب اور توحید باری تعالیٰ پر جتنا بھی لٹریچر پاکستان میں دستیاب ہے وہ اہل حدیث حضرات کی کوشش وکاوش کا مرہون منت ہے، جماعت اسلامی کا اس میں ایک لفظ بھی نہیں۔ خلیل حامدی صاحب سے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی اس بات کا کوئی جواب نہ بن پڑا اور وہ خاموش بیٹھے رہے۔

حضرت علامہ کی شہادت سے بہت سی محفلیں سونی ہوگئیں۔ ممتاز سیاسی رہنما نوابزادہ نصراللہ خانؒ لاہور میں ہوں تو ہر روز شام کو ان کے پاس جاتے، دوست احباب اکٹھے ہوتے۔ علامہ شہید نجی محفلوں میں جس محفل میں ہوتے نمایاں ہوتے اور محفل خوب جمتی۔ اس محفل کو نوابزادہ صاحب نے ''شام غریباں'' کا نام دے رکھا تھا۔ علامہ صاحب میر محفل ہوتے۔ نوابزادہ صاحب سے ان کا عمر کا ساتھ تھا۔

نوابزادہ صاحب، حضرت علامہ کی خداداد صلاحیتوں سے خوب واقف تھے اور انہیں علامہ صاحب کے ساتھ بڑا انس اور پیار تھا۔ علامہ صاحب کے نوابزادہ صاحب کے ساتھ بڑے گہرے مراسم تھے۔

کبھی کبھی ہمیں بھی شام غریباں میں شرکت کا موقع مل جاتا۔ ہمیں ایک بار میاں فضل حق، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ اور نوابزادہ صاحب رحمہم اللہ کے ساتھ فریضہ حج ادا کرنے کا موقع ملا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ اکٹھے رہے اس لئے ان سے یاداللہ تھی۔

یہ 1973ء کی بات ہے جب ملک دولخت ہونے کے بعد ''نئے پاکستان میں'' فکر ونظر پر پہرے بٹھا دیئے گئے تھے، شرفاء پر ناا ہل مسلط ہو چکے تھے۔ ملک میں ہر طرف سناٹا تھا۔ حق بات کہنا سیکڑوں مصائب کو دعوت دینے کے مترادف تھا لیکن اس وقت بھی اہل حدیث کے نامور فرزند شہید ملت حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر حق گوئی کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ اسی پاداش میں عوامی حکومت نے ان پر متعدد مقدمات قائم کر رکھے تھے۔ جب وہ ساہیوال، ملتان، بہاولپور اور رحیم یار خاں کے سیاسی وتبلیغی دورہ سے واپس لاہور پہنچے تو عارفوالہ میں کی گئی تقریر کے سلسلے میں لاہور کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے بلا لیا۔ راقم السطور ان دنوں ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کی ادارت سے وابستہ تھا۔ علامہ مرحوم دفتر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آؤ ذرا کچہری تک چلیں وہاں اے ڈی سی نے مجھے بلایا ہے۔

جب ہم عدالت میں پہنچے تو اے ڈی سی نے علامہ صاحب کو عارفوالہ کی تقریر کی رپورٹنگ دکھانے کے بعد کہا کہ میں آپ کو اپنی تقریر میں آئندہ محتاط رویہ اختیار کرنے کی وارننگ دیتا ہوں، علامہ صاحب نے فوراً کہا کہ میں اس وارننگ کو تسلیم نہیں کرتا اور آپ نے اس وقت اپنے تحریری بیان میں لکھا کہ ''میں نے اس تقریر کو پڑھا ہے، میں بنیادی طور پر اس رپورٹنگ کو غلط سمجھتا ہوں اور فقرات کو سیاق وسباق سے الگ کر کے لکھا گیا ہے۔ باقی جو کچھ میں نے کہا تھا اسے حق وصداقت کے طور پر پیش کیا تھا اور حق وصداقت سے اعراض، گریز اور پسپائی اختیار نہیں کی جا سکتی۔''

جب ہم دفتر واپس پہنچے تو جناب علیم ناصری مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ''الاعتصام'' میرے منتظر تھے۔ میں نے یہ واقعہ سنایا تو ناصری صاحب نے اگلے روز یہ قطعہ ''اہل حدیث'' میں اشاعت کے لئے دیا:

کمال جرأت کردار و جوش حق گوئی
یہی رہا ہے جہاں میں نشان اہل حدیث
ہے سرد آتش داؤدؑ و سوز اسمٰعیلؑ
فقط ظہیرؒ ہے اب ترجمان اہل حدیث

مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو علامہ اقبال کا یہ شعر زبان پر آجاتا ہے:

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

شاید آغا صادق مرحوم نے بھی ایسے ہی مواقع پر لکھا تھا

جس میں کچھ جرأتِ اظہار سخن ہوتی ہے
کم سے کم اس کی سزا دار و رسن ہوتی ہے

برطانیہ میں اہلحدیث کانفرنس میں شرکت

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ جو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی برادر تنظیم ہے، علامہ شہید اس کی کانفرنسوں میں شریک ہوتے رہے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کو تو جماعت کے ذمہ داران اپنا بھی امیر سمجھتے ہیں اور وہ کئی کانفرنسوں میں شریک ہوئے۔ اس جماعت کے بانی امیر مولانا فضل کریم عاصمؒ سے نیاز مندانہ اور سابق ناظم اعلیٰ مولانا محمود احمد میر پوریؒ سے تو میرے برادرانہ تعلقات تھے۔ مجھے دو تین بار انگلستان جانے کا موقع ملا۔ اس جماعت نے اپنی پہلی انٹرنیشنل اہل حدیث کانفرنس میں مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ، حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، شیخ محمد اشرفؒ سیکرٹری دارالحدیث چنیانوالی لاہور اور راقم الحروف کو شرکت کی دعوت دی۔ حضرت مولانا شیخوپوریؒ اپنی علالت طبع کے باعث شریک کانفرنس نہ ہوسکے۔ چنانچہ باقی یہ وفد مورخہ ۹ جولائی ۱۹۷۸ء کو لندن پہنچا۔ ہیتھرو ائیر پورٹ پر مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ذمہ داران اور مختلف برانچوں سے احباب کے علاوہ سفارتخانہ پاکستان کے فرسٹ سیکرٹری نے وفد کا استقبال کیا۔

15 جولائی کو اہل حدیث کانفرنس جامع مسجد بلگریو روڈ برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کے رکن اور مرکز دعوت اسلامی شارجہ کے ڈائریکٹر جنرل الشیخ عبداللہ علی الحمود نے فرمائی، علامہ صاحب کی تقریر حاصل کانفرنس تھی۔ کانفرنس تقاریر، انتظامات، حاضری اور پریس میں کوریج کے اعتبار سے بے حد کامیاب رہی۔ بریڈفورڈ میں بھی بہت بڑا جلسہ ہوا۔ علامہ صاحب کے دو ہفتہ کے قیام کے دوران بڑے اہم پروگرام اور استقبالیہ تقاریب منعقد ہوئیں۔ روزنامہ ''جنگ'' لندن کے ڈپٹی ایڈیٹر یحییٰ سید اور بی بی سی نے آپ سے انٹرویو کئے۔ ابتدائی کلمات میں علامہ صاحب کی صحافت کا بھی نمایاں تذکرہ کیا۔ 17 جولائی کو علامہ صاحب کی قیادت میں لندن کارلٹن ٹاور ہوٹل میں اس وقت پاکستان کے وزیر قانون جناب اے کے بروہی سے ملاقات کی۔ مولانا فضل کریم عاصمؒ اور مولانا محمود احمد میر پوریؒ بھی وفد میں شامل تھے۔ کم وبیش ایک گھنٹہ تک پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے پیشرفت اور برطانیہ میں تارکین وطن کے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اگلے روز قائم مقام سفیر پاکستان متعینہ برطانیہ جناب نسیم مرزا سے بھی بڑی تفصیلی ملاقات ہوئی اور پاکستان کے حالات، سفارتخانہ اور تارکین وطن کے مسائل زیر بحث رہے۔ چند روز کے لئے علامہ صاحب کو پیرس بھی جانا پڑا۔ آپ اور شیخ محمد اشرف ۲۵ جولائی کو سعودی عرب روانہ ہوگئے۔ سعادت عمرہ حاصل کرنے کے بعد شیوخ اور دیگر اعلیٰ شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور چند روز قیام کے بعد پاکستان روانہ ہو گئے۔ برطانیہ سے روانگی سے پہلے علامہ صاحب نے مجھے کہا کہ جماعت کی خواہش ہے کہ آپ مزید دس روز ٹھہر جائیں۔ چنانچہ میں اس دوران مدرسہ سلفیہ کی سالانہ تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوا۔ پھر ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور کے لئے ڈاکٹر محمد نسیم صاحب چیئرمین مجلس انتظامیہ مرکزی جامع مسجد برمنگھم کا انٹرویو کیا۔ ایک روز مولانا محمود احمد میر پوری کی معیت میں وائس آف کشمیر کے چیف ایڈیٹر امان اللہ خاں سے تفصیلی ملاقات ہوئی جو انٹرویو کی صورت اختیار کر گئی۔ مسئلہ کشمیر کے کئی پہلوؤں پر بڑی معلوماتی گفتگو ہوئی۔

میری خواہش تھی کہ الشیخ عبداللہ علی الحمود حفظہ اللہ سے بھی ملاقات کی جائے۔ وہ لندن میں قیام پذیر تھے۔ ایک روز مولانا شریف احمد حافظ خطیب البرفاؤنڈیشن لندن کی معیت میں ان سے ملاقات کے لئے ان کے ہوٹل جا پہنچے اور مرکز دعوت اسلامی شارجہ کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔ نیز عالم اسلام کو درپیش مسائل پر انہوں نے بڑی سیر حاصل گفتگو سے ہمیں محظوظ فرمایا۔ میں نے اپنی انگریزی کتاب جو فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کے مقالہ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت وسیرت کا ترجمہ الشیخ کی خدمت میں پیش کی جسے انہوں نے بہت پسند فرمایا اور اس کی مزید اشاعت کے لئے تعاون کا یقین دلایا۔ انہیں دنوں الشیخ عبدالعزیز المسند ایڈوائزر وزارت تعلیم حکومت سعودی عرب، سلیم اللہ بھلی مینیجر نیشنل بینک برمنگھم اور مولانا نثار احمد یو۔کے اسلامک مشن برمنگھم سے بھی ملاقاتیں کیں۔

مولانا شریف احمد حافظ، مولانا منیر قاسم اور چوہدری عبدالوحید نے بڑی خوشدلی اور مہربانی سے کئی ایک مقامات کی سیر کروائی اور بہت لطف آیا، بقول علامہ اقبال ''افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند'' احباب کا تقاضا تھا کہ میں مزید کچھ دن یہاں قیام کروں لیکن میرا مکہ مکرمہ میں بھی دو ہفتے ٹھہرنے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ میں ۵/ اگست کو سعودی عرب کے لئے روانہ ہوا۔ مولانا محمود احمد میر پوریؒ اور الحاج محمد یعقوب ہاشمی سابق سیکرٹری تعلیمات حکومت آزاد کشمیر نے ائیر پورٹ پر مجھے الوداع کیا۔ جدہ ائیر پورٹ پر محترم قاری شکیل احمد صدیقی نے خیر مقدم کیا اور مکہ مکرمہ کے پاکستان ہاؤس میں قیام کیا۔ عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ مدینہ طیبہ بھی جانا ہوا۔ مکہ مکرمہ میں سماحۃ الشیخ عبداللہ بن حمیدؒ رئیس مجلس ''قضاء الاعلیٰ'' وشئون حرمین شریفین اور فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ امام کعبہ، الشیخ فتح محمد فتنیؒ، مولانا السید بدیع الدین راشدیؒ، پروفیسر الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندیؒ و دیگر علماء مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ نیز پاکستان سے احباب جماعت سے بھی خوب ملاقاتیں رہیں۔ حرمین شریفین میں عبادت کا لطف ہی نرالا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب اہل ایمان کو اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین!

پاکستان پہنچنے کے چند ماہ بعد ہفت روزہ ''زندگی'' لاہور کے نمائندہ خصوصی جناب بزل احمد ایوبی نے اسی دورہ کے حوالہ سے انٹرویو کیا جو ۲۴ تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں دو صفحات پر شائع ہوا۔

اسے احسان الٰہی ظہیرؒ کہتے ہیں

مضمون کی اختتامی سطور قلمبند کرنے سے قبل اپنے مشاہدے کے حوالہ اور علامہ صاحب کی زندگی کے مطالعہ سے جن باتوں کا مجھے شدت سے احساس ہوا ہے ان کا تذکرہ ضروری ہے۔ وہ بڑے خوش لباس، خوش خوراک، خوش اخلاق اور خوش اطوار تھے۔ ان کی طبیعت میں قدیم و جدید اور جلال و جمال کا حسین امتزاج موجود تھا۔ ان میں مسلکی حمیت، جماعتی غیرت، ملک وملت کا درد، غلبہ اسلام کی تڑپ، آمریت سے نفرت، جمہوریت سے وابستگی، کتابوں سے عشق، بزرگوں کا احترام، کارکنوں سے شفقت و پیار، دوستوں کے دوست، رحمدلی، عبادت گزاری، دعاؤں کی طلب، وقت کی قدر، رزق حلال کے لئے جدوجہد، خطابت کی رعنائیاں اور دلبرائیاں اور توحید و سنت، سیرت النبی ﷺ، حب رسول ﷺ، شان صحابہؓ، ختم نبوت، حرمین شریفین کے فضائل ان کے پسندیدہ موضوع، ان کی تحریریں کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی، شکوہ سے لبریز ہوا کرتی تھیں۔ یہ سب چیزیں جس شخصیت میں جمع ہوں اسے ''احسان الٰہی ظہیر'' کہتے ہیں۔

اب اس داستان کو دراز کرنے کی ہمت نہیں اور 23 مارچ 1987ء کے روح فرسا سانحہ کے تذکرہ کے بغیر بات مکمل نہیں ہوتی، جب مینار پاکستان کے پہلو قلعہ لچھمن سنگھ میں جمعیت اہل حدیث کا جلسہ عام برپا تھا۔ مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی خطاب کر رہے تھے کہ حضرت علامہ سٹیج پر ایک ادائے بے نیازی اور کامل اعتماد کے ساتھ نمودار ہوئے اور سامعین کی نگاہوں کا مرکز بن گئے۔ پنڈال ''اسلام کا بے باک سپاہی..... احسان الٰہی، احسان الٰہی'' کے نعروں سے گونج اٹھا۔ جب مولانا یزدانی صاحب کی تقریر ختم ہوئی تو پھر حضرت علامہ صاحب نے فلک شگاف نعروں کی گونج میں اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ پھر تھوڑے ہی لمحوں میں انہوں نے ایک ساحر کی طرح پورے مجمع کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ تقریر اپنے عروج پر تھی کہ جب انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ .....

یکدم بم دھماکہ ہوا جس میں علامہ صاحب کے گرانقدر رفقاء مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ، مولانا عبدالخالق قدوسی، مولانا محمد خاں نجیبؒ اور سات کارکن شہید ہو گئے۔ علامہ صاحب شدید زخمی ہو گئے۔ یہاں کوئی علاج کارگر ثابت نہ ہو رہا تھا کہ حکومت سعودی عرب کی خواہش پر انہیں ریاض لے جایا گیا۔ ملٹری ہسپتال میں ملکی اور امریکی ڈاکٹروں نے جان بچانے کی بھرپور کوشش کی مگر تقدیر کے آگے تدبیریں ناکام ہو گئیں۔ علامہ صاحب 30 مارچ کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے اور ایک عالم کو افسردہ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر گز نمیرد آں دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوامِ ما

علامہ شہید کے استاذ الشیخ عبدالعزیز ابن بازؒ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز جنازہ کے بعد میت مدینہ طیبہ لے جائی گئی۔ دوسری نماز جنازہ مسجد نبوی میں مسجد نبوی کے خطیب الشیخ عبداللہ مزاحم نے پڑھائی اور مرحوم جنت البقیع میں حضرت امام مالکؒ کے پہلو میں رحمت باری کے سپرد کر دیئے گئے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

انہیں شہادت کے اعزاز کے ساتھ ساتھ قیامت تک صحابہ کرام، تابعین عظام کا قرب بھی نصیب ہو گیا۔

وہ شخص جس نے کم و بیش ربع صدی تک کلمۃ اللہ ھی العلیا کا پرچم بلند کئے رکھا، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ یہ صرف ایک خطیب، ایک ادیب، ایک عالم، ایک سکالر اور ایک سیاستدان کی موت نہیں بلکہ ایک عہد کی موت ہے جس کے اٹھ جانے سے بہت سی مسندیں خالی ہو گئیں۔ ستم یہ بھی ہے کہ آج بھی اس دھماکہ کے کردار پردۂ اخفاء میں ہیں، کل کو تاریخ انہیں ضرور بے نقاب کر دے گی۔ یہاں یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ 4 جون 1995ء کو حضرت علامہ شہید کے والد محترم حاجی ظہور الٰہی بھی ریاض میں انتقال کر گئے اور انہیں بھی جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

رہے نام اللہ کا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور کیا لکھوں۔

از دست فقیر بے نوا ناید ہیچ
جزایں کہ بہ صدق دل دعائے بکند

یارِ رفتگان

یا اللہ! شیخ جی کو عرش کا سایہ نصیب فرما

تحریر: جناب عطا محمد جنجوعہ

بارہ ربیع الاول کو پروفیسر عبیدالرحمٰن محسن کا فون آیا کہ ابا جی (شیخ الحدیث محمد یوسف آف راجووال) فوت ہو گئے ہیں، ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ذہن میں آیا کہ اُن کے جیتے جی لوگ کسی الجھن میں مبتلا ہوتے تو وہ شیخ الحدیث جی کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے اور وہ اللہ کے دربار میں آہ وزاری کرتے۔ اللہ کریم نے اکثر اوقات اُن کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ لیکن آج وہ خود فوت ہو گئے ہیں تو وہ اُن زندوں کی دعاؤں کے محتاج بن کر رہ گئے ہیں جن کے لئے وہ دعا کرتے تھے۔ روئے کائنات پر جتنے اولیاء اللہ فوت ہوتے ہیں اُن کو غسل دیا جاتا ہے، اُن کی میت پر دعا کی جاتی ہے کہ الٰہی! نیک تھے تو اُن کے درجات بلند فرما۔ دفن کرنے کے بعد بخشش اور ثابت قدمی کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

یہ اٹل حقیقت ہے کہ جو مر جاتا ہے وہ عالم برزخ میں پہنچ جاتا ہے، قبر پر آنے والے کا میت کو کوئی احساس نہیں ہوتا اور نہ ہی اُس کی روح قبر میں موجود ہوتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ''اب مرنے والے کے پیچھے ایک پردہ حائل ہو جاتا ہے جو دوبارہ زندہ ہونے تک پڑا رہتا ہے۔'' (المومنون: ۱۰۰)

باعث حیرت ہیں ہمارے وہ نادان بھائی جو مدفون بزرگوں کی قبروں پر کھڑے ہو کر مشکل کشائی کے لئے مدد طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کو سمجھ نصیب فرمائے۔

طویل سفر اور وقت کی قلت ہونے پر حاضر نہ ہو سکا، مقامی مسجد میں غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف جماعتی ساتھیوں سے محض اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے تھے، الٰہی! روز محشر اُن کو عرش کا سایہ نصیب فرما۔ وہ طالب علموں اور مہمان کی خود خدمت کرتے تھے یا اللہ! تو جنت میں اُن کی بہتر مہمان نوازی فرما۔ شیخ جی نے کتاب و سنت کی آبیاری کے لئے راجووال میں دارالحدیث گلشن کی بنیاد رکھی۔ جس کے سینکڑوں گلاب دور دراز علاقوں کو روحانی طور پر معطر کر رہے ہیں، الٰہی! تو اُن کی محنت کو قبول کر کے فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ اُن کے بیٹوں کو خدمت کی سعادت اور دعاؤں سے محرومی پر صبر جمیل کی توفیق دے اور انہیں ادارہ کی علمی و روحانی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

تعزیت میں میت کیلئے دعائے مغفرت کا مسئلہ

تحریر
جناب
صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

ماہنامہ ''ضیائے حدیث'' (مارچ ۲۰۱۴ء) میں ایک مضمون' بعنوان ''تعزیت میں میت کے لئے دعائے مغفرت'' شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار ہیں: ابوعبداللہ محمد شعیب حفظہ اللہ۔

ہماری ناقص رائے میں مضمون کا عنوان ہی مبہم اور غیر واضح ہے۔ پتہ نہیں یہ عنوان خود مضمون نگار کا تجویز کردہ ہے یا ایڈیٹر یا کسی ادارتی معاون کی ایڈیٹنگ کا نتیجہ۔ تاہم یہ عنوان اصل مسئلے کی وضاحت کے لیے ناکافی ہے یا مغالطہ انگیز ہے۔ اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو تعزیت میں میت کے لئے دعائے مغفرت کے قائل نہیں اور اس مضمون میں اسی کا اثبات کیا گیا ہے (گو اس موقف میں بھی وہ تضاد کا شکار ہیں جس کی تفصیل آگے آئے گی) حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ میت کے لیے دعائے مغفرت کا کوئی منکر نہیں۔ جس کا کوئی منکر ہی نہیں، اس کے اثبات کا کیا معنی؟

دراصل اس میں وہی مغالطہ انگیزی کا عنصر کارفرما ہے جو ہر فرض نماز کے بعد بالالتزام اجتماعی طور پر دعا کے بارے میں اہلحدیث کی بابت پھیلایا گیا ہے کہ وہ دعا کے منکر ہیں حالانکہ کوئی اہلحدیث دعا کا منکر نہیں، حتیٰ کہ فرض نماز کے بعد بھی دعا کے منکر نہیں ہیں۔ جب ایسا ہے تو پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ اہلحدیث نماز کے بعد دعا نہیں مانگتے؟ یا اس کے قائل نہیں؟ بات دراصل دعا کی اہمیت و فضیلت اور بکثرت و بتکرار کرنے کی نہیں، اہلحدیث الحمد للہ اس کے قائل ہیں بلکہ اس کے عامل ہیں، اختلاف صرف طریقۂ دعا میں ہے۔

دعا کے بارے میں اہلحدیث کا موقف یہ ہے کہ دعا ہر وقت کی جاسکتی ہے اور کی جانی چاہئے اور خوب کثرت اور تکرار سے کرنی چاہئے، بالخصوص اوقات دعا اور مقامات دعا میں جن کی صراحت احادیث میں موجود ہے۔ لیکن دعا کے وہ خاص مواقع جہاں بالعموم دعا کی ضرورت ہوتی ہے، یا نبی ﷺ نے اس کا التزام فرمایا ہے، وہاں اہلحدیث اس طریقۂ نبوی کو ملحوظ رکھنا ضروری اور اتباع سنت کا تقاضا سمجھتے ہیں، جو طریقہ آپ ﷺ نے اختیار فرمایا ہے۔ مثلاً:

☆ تعزیت کے موقعے پر اہل میت کے گھر جا کر دعا کرنا (یہ اصل موضوع ہے جس پر آگے چل کر گفتگو ہوگی)

☆ ہر فرض نماز کے بعد دعا کرنا (یہ کس طرح کرنی ہے؟ اس کی تفصیل بھی آگے آئے گی)

☆ کوئی آکر آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کرتا تو آپ دعا فرما دیتے اور اس میں آپ سے ہاتھ اٹھا کر بھی دعا کرنا ثابت ہے، اس کی وضاحت بھی ہم کریں گے۔

☆ غیر معمولی حالات میں کسی مخصوص چیز کی دعا کرنا، جیسے بارش نہ ہونے کی وجہ سے بارش کے لیے دعا کرنا، اس دعائے استسقاء میں بھی آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی ہے۔

☆ عیدین میں نماز عید کے موقع پر، اس موقع پر دعا کس طرح فرمائی؟ اس کی صراحت راقم کے علم میں نہیں۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے خطبے ہی میں دعا فرمائی۔

① اہل میت کے ہاں جا کر تعزیت کرنا نبی ﷺ سے ثابت ہے اور تعزیت میں دو باتیں سب سے اہم ہیں۔ ایک میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنا۔ دوسرے، گھر والوں کو صبر جمیل کی تلقین اور اس کا اجر و ثواب بتلانا۔ (اس میں نبی ﷺ کا طریقۂ دعا کیا تھا؟ اس وقت اصل موضوع یہی ہے، اس لیے اس پر تفصیلی گفتگو آگے چل کر ہوگی)

② ہر فرض نماز کے بعد دعا کا طریقہ نبوی کیا تھا؟ اہلحدیث مساجد کے علاوہ دیگر مساجد میں (اذکار مسنونہ کا اہتمام کیے بغیر) امام اور مقتدی دونوں مل کر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگتے ہیں جس میں بالعموم چند خودساختہ عربی الفاظ پڑھ کر ختم کر دیتے ہیں، کبھی کبھی یا بعض مساجد میں اپنی زبان میں بھی دعا کی جاتی ہے۔ اس طریقہ دعا کے بارے میں پتہ نہیں فاضل مضمون نگار کا موقف کیا ہے؟

تاہم اہلحدیث کا موقف یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد نبی ﷺ اللہ اکبر، بآواز بلند کہتے اور تین مرتبہ استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ پڑھتے۔ جس کے معنی ہیں: ''اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔'' پھر آپ یہ دعا پڑھتے:

رب اعنی علٰی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك.... الی آخرہ.

''اے اللہ! تو میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی حسن عبادت پر۔''

یعنی تیرا ذکر، تیرا شکر اور تیری عبادت خوب اچھے طریقے پر کروں۔ یہ سب دعائیہ کلمات یقیناً صحابہ کرام بھی پڑھتے ہوں گے، سنت نبوی کے مطابق اہلحدیث امام اور مقتدی بھی پڑھتے ہیں۔ اس دعا میں بعد کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی صفات پر مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ صحابہ بھی پڑھتے تھے اور الحمدللہ اہلحدیث علماء اور عوام بھی پڑھتے ہیں۔

اب ذرا غور فرمایئے! فرض نماز کے بعد دعا کا بھی اہتمام ہے اور ذکر الٰہی کا بھی۔ یہ دعا اور ذکر بالالتزام یعنی مستقل ہے اور ہر نماز کے بعد، ہر اہلحدیث مسجد میں اور ہر اہلحدیث کا مستقل معمول ہے۔

کیا اس کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ اہلحدیث فرض نماز کے بعد دعا نہیں مانگتے یا اس کے قائل نہیں ہیں؟ یا وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے یا اس کے قائل نہیں ہیں؟ لیکن اہلحدیث کی بابت یہ دونوں ہی باتیں کہی جاتی ہیں؟ حالانکہ ایسا کہنا بہت غلط ہے۔ اہلحدیث دونوں ہی باتوں کے قائل بھی ہیں اور عامل بھی۔ وہ دعا بھی مانگتے ہیں اور ذکر بھی کرتے ہیں، پھر ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟

اس کی وجہ وہ فرق ہے جو اہلحدیث کے نقطہ نظر اور غیر اہلحدیث کے نقطہ نظر میں ہے۔ اہلحدیث ہر بات میں اسوۂ رسول، جس کو اللہ نے مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے اس کی پیروی کرتے ہیں، جبکہ دوسرے حضرات اس کو ضروری نہیں سمجھتے۔ وہ اپنے خود ساختہ یا فقہی طریقے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہر نماز

کے بعد طریقہ دعا میں فرق ہوگیا، ورنہ دعا دونوں مانگتے ہیں۔ غیر اہلحدیث مقتدی اور امام دونوں ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگتے ہیں اور الفاظ بھی ان کے اپنے خودساختہ ہیں جو وہ اس موقعے پر بالعموم پڑھتے ہیں۔ تیسرے، وہ مسنون اذکار بھی نہیں پڑھتے جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ اہلحدیث کہتے ہیں کہ یہ تینوں باتیں غلط ہیں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں یا آپ کے طریقے کے خلاف ہیں۔

کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض نماز کے بعد مروجہ طریقے سے اجتماعی دعا مانگی ہو۔ اس لیے اہلحدیث اس مروجہ اجتماعی طریقہ دعا سے اجتناب کرتے ہیں اور نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق امام اور مقتدی اپنے اپنے طور پر وہ مذکورہ دعا بغیر ہاتھ اٹھائے مانگتے ہیں جو نبی ﷺ مانگا کرتے تھے، پھر وہ اذکار پڑھتے ہیں جن کے پڑھنے کی آپ نے تاکید فرمائی ہے۔ اس پر ان کا التزام اور دوام ہے۔ تاہم اگر کوئی دعا کی درخواست کرے تو نبی ﷺ سے بھی چونکہ یہ طریقہ ثابت ہے کہ آپ سے کوئی دعا کی درخواست کرتا تو آپ اس کے لیے دعا فرما دیتے تھے، اہلحدیث بھی بعض دفعہ نماز کے بعد کسی کے کہنے پر ہاتھ اٹھا کر درخواست اور ضرورت کے مطابق دعا کرتے ہیں، کیونکہ دعا ہر وقت کی جاسکتی ہے اور آپ سے جب بھی درخواست کی گئی، آپ نے دعا فرمائی۔ (اس کی تفصیل بھی آئے گی)

یہ ہے فرض نماز کے بعد دعا کی بابت اہلحدیث کا موقف اور عمل۔ جس میں سنت رسول ﷺ کا اہتمام اور خودساختہ طریقوں سے اجتناب ہے، جیسا کہ ایک مسلمان کا عمل اور شیوہ ہونا چاہئے۔ لیکن لوگ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اہلحدیث نہ دعا مانگتے ہیں اور نہ ذکر کرتے ہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ دعا کے نہ خودساختہ طریقے کو مانتے ہیں اور نہ من گھڑت دعائیہ کلمات کو۔ ان کے نزدیک یہ دعا کا انکار ہے۔ حالانکہ ہمارے موقف میں دعا کا انکار نہیں، بدعی طریقے کا انکار ہے۔ اسی طرح ذکر کا انکار نہیں بلکہ ذکر کے بدعی طریقوں کا انکار ہے، جیسے حلقہ بنا کر اللہ ھو کی ضربیں لگانا، شیخ کا تصور کر کے مراقبہ کرنا، بتیاں بجھا کر مختلف طریقوں سے ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اس کی بے شمار شکلیں اور طریقے ہیں جو لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے ہیں، یہ سب بدعی اور غیر مسنون طریقے ہیں جن کو اہلحدیث اس لیے نہیں مانتے کہ یہ نہ سنت سے ثابت ہیں اور نہ سلف (صحابہ و تابعین) کا یہ تعامل تھا۔

اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ اہلحدیث اذان سے قبل صلاۃ وسلام کو نہیں مانتے، اس لیے کہ اذان سے قبل صلاۃ وسلام اور وہ بھی خودساختہ الفاظ میں، غیر مسنون اور بدعی طریقہ ہے۔ لیکن اس پر عمل کرنے والے اہل بدعت کہتے ہیں کہ اہلحدیث درود کے منکر ہیں۔ کیا ان کا کہنا صحیح ہے؟ کیا اہلحدیث درود کے منکر ہیں؟ کیا وہ واقعی نبی ﷺ پر صلاۃ و سلام نہیں پڑھتے؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ سبحانك هذا بهتان عظيم

اہلحدیث پانچوں نمازوں (سنن ونوافل سمیت) اور دیگر نمازوں (تحیۃ المسجد، نماز اشراق وغیرہ) میں روزانہ سیکڑوں مرتبہ صلاۃ و سلام پڑھتے ہیں، ان کے دروس، تقاریر و خطبات میں ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کی اتنی تکرار ہوتی ہے کہ کسی بھی دوسرے فرقے میں اس کا اتنی کثرت سے استعمال نہیں ہوتا۔ ہر اذان کے بعد اہلحدیث درود ابراہیمی اور دعائے وسیلہ پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی درود کا اہتمام ہوتا ہے۔ پھر بھی کہا جاتا ہے کہ اہلحدیث درود کے منکر ہیں۔ کیوں کہا جاتا ہے؟ محض اس لیے کہ اہلحدیث درود کے بدعی طریقوں کے منکر ہیں۔

ایک اور مثال: کہا جاتا ہے کہ اہلحدیث ایصال ثواب کے منکر ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ اہلحدیث ایصال ثواب کے قائل ہیں لیکن اس میں بھی ان کا موقف یہی ہے کہ فوت شدگان کو ثواب اللہ نے پہنچانا ہے، کسی مولوی، مفتی اور پیر نے نہیں۔ اور اللہ ثواب اسی وقت پہنچائے گا جب ایصال ثواب کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو اللہ کے نمائندے پیغمبر اسلام ﷺ نے بتلایا ہے اور آپ ﷺ نے میت کی مغفرت اور ایصال ثواب کے لیے کیا بتلایا ہے؟ صرف دعا، صدقہ و خیرات، صدقات جاریہ اور علم منتفع۔ علاوہ ازیں اگر میت کے ذمے قرض یا نذر کے روزے ہیں، ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے میت کی مغفرت کیلئے۔ نیز اولاد کے نیک اعمال کا اجر، جو نیک تربیت کرنے والے والدین کو ملتا ہے۔ اس میں نہ قرآن خوانی ہے، نہ رسم قل، نہ تیجہ، نہ ساتواں، چالیسواں اور نہ فاتحہ خوانی اور نہ محفل میلاد (اب بریلویوں میں ایصال ثواب کیلئے اس کا بھی سلسلہ عام ہوگیا ہے، جیسے شیعوں میں ایصال ثواب کیلئے مجلس عزا و ماتم ہوتی ہے)

میت کیلئے دعائے مغفرت؟

اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار نے بھی اہلحدیث ہونے کے باوجود بار بار یہ بات دہرائی ہے کہ اہلحدیث میت کیلئے مغفرت کی دعا نہیں کرتے۔ آپ موصوف کی ٹیون ملاحظہ فرمائیں اور ان کی ستم ظریفی کی داد دیں، فرماتے ہیں:

''یہ کیا دلجوئی ہوئی کہ آپ صرف زندہ آدمی سے، جس کا یہ دکھ بہرحال عارضی ہے، چند تعزیتی کلمات کہہ کر آجائیں اور وہ میت جو ابدی زندگی کی طرف منتقل ہوچکی ہے اس کے لئے بخشش و دعا کے چند کلمات بھی نہ کہیں جب کہ وہ بے بس و لاچار میت اس زندہ سے تعزیت کی نسبت دعا کی کہیں زیادہ محتاج ہے۔''

اس بات یا دعوے کو موصوف نے متعدد مرتبہ مختلف انداز سے، کہیں طنزیہ انداز سے، کہیں تمسخرانہ انداز سے، کہیں ناصحانہ انداز سے دہرایا گویا ان کے نزدیک یہ حقیقت ثابتہ ہے کہ اہلحدیث میت کیلئے مغفرت کی دعا نہیں کرتے اور اپنے کچھ ''دلائل'' دے کر فرماتے ہیں:

''چلئے اس سے پہلے جو کچھ ہوگیا سو ہوگیا اب ہی دعا شروع کر دیجئے، شاید اس سے کسی بے بس و لاچار اور محتاج دعا میت کیلئے خلاصی کی کوئی راہ بن جائے یا اس کو کوئی فائدہ ہو جائے''

لیکن کیا واقعتاً ایسا ہی ہے کہ اہلحدیث میت کیلئے مغفرت کی دعا نہیں کرتے یا وہ اس کے قائل نہیں ہیں، یا ان کے نزدیک تعزیت کا مطلب صرف زندہ رشتے داروں سے ان کی دلجوئی کیلئے چند ہمدردانہ بول بول دینا ہے جیسا کہ موصوف نے دعویٰ کیا ہے؟

ہم عرض کریں گے کہ کوئی اہلحدیث میت کیلئے مغفرت کی دعا کا منکر نہیں۔ اہلحدیث کے نزدیک تعزیت کا مطلب ہی میت کیلئے مغفرت کی دعا کرنا اور اہل میت کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔ خالی ہمدردی کا اظہار، بغیر میت کی دعائے مغفرت کے، تعزیت نہیں اور نہ اہلحدیث ایسا کرتے ہی ہیں۔ پھر موصوف نے بتکرار و بہ اصرار یہ بات کیوں دہرائی ہے؟ اس میں وہی بریلوی تکنیک کارفرما ہے

جس کی چند مثالیں ہم نے دی ہیں کہ اہلحدیث اس تعزیت کے موقعے پر بھی صرف مسنون طریقہ تعزیت اختیار کرتے ہیں اور بدعی طریقے سے گریز کرتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار بدعی طریقے سے اجتناب کو مطلق دعائے مغفرت کا انکار قرار دے رہے ہیں جو واقعے کے یکسر خلاف ہے۔

تعزیت اور میت کی مغفرت کا بدعی طریقہ

اب اصل مسئلے کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ تعزیت کے مسنون طریقے اور بدعی یا خلاف سنت طریقے کو واضح کیا جائے تا کہ اس کی روشنی میں فاضل مضمون نگار کے دلائل کا جائزہ لیا جا سکے۔ پہلے بدعی طریقہ ملاحظہ فرمائیں جو حسب ذیل ہے:

میت کا پہلا حق ہے کہ اس کی نماز جنازہ میں شریک ہو کر پورے خلوص سے دعا کی جائے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لهٗ الدعاء))

(سنن ابی داؤد: حدیث، ۳۱۹۹)

''جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو خلوص سے اس کیلئے دعا کرو۔''

میت کیلئے دعائے مغفرت کا دعویٰ کرنے والے اہل بدعت نماز جنازہ میں نہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور نہ درود ابراہیمی اور نہ وہ دعائیں جو نبی ﷺ نے نماز جنازہ میں پڑھیں، جنہیں سن کر ایک صحابی کہنے لگے: کاش! آج میرا جنازہ ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ دراصل وہ نماز نہیں ہوتی، نماز کا جھٹکا ہوتا ہے جس کے پڑھنے میں صرف ایک دو منٹ لگتے ہیں۔ اب جس نماز میں سورۂ فاتحہ ہی نہ ہو، نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ نماز ہی نہیں اور جس دعا میں میت کے حق میں خصوصی مسنون دعا ہی نہ ہو، وہ کیا دعائے مغفرت ہوئی۔

گویا جو دعائے مغفرت کا اصل موقعہ ہے وہاں یہ حضرات دعائے مغفرت ہی نہیں کرتے، ایک عمومی دعا اللھم اغفرلحینا ومیتنا..... پڑھ کر نماز ختم کر دیتے ہیں۔ پھر سلام پھیرتے ہی میت کی چارپائی کے گرد کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں جب کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ کے بعد بالکل دعا نہیں فرمائی۔

پھر تدفین کے بعد نبی ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور صحابہ سے بھی دعائے تثبیت (سوال جواب میں ثابت قدمی کیلئے) فرمائی۔ یہ حضرات یہاں یہ اجتماعی دعا جو مسنون ہے نہیں مانگتے، چالیس قدم دور جا کر دعا مانگتے ہیں جو ثابت نہیں۔ علاوہ ازیں تدفین کے بعد اذان پڑھتے ہیں اور میت کو تلقین کرتے ہیں، یعنی اے قبر والے! تجھ سے یہ سوال ہوگا، اس کا جواب یہ ہے۔ فلاں سوال کا جواب یہ ہے، فلاں کا یہ ہے۔ گویا منوں مٹی کے نیچے بھی اسے قوت سماعت سے بہرہ ور سمجھتے ہیں۔

پھر دوسرے روز رسم قل کرتے ہیں جسے رسم سوئم بھی کہا جاتا ہے، اس میں دانوں یا گٹھلیوں پر کچھ پڑھا جاتا ہے، شرکاء کی پھل فروٹ یا کھانے سے تواضع کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں قرآن خوانی کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ پھر وہ رسم آجاتی ہے جو زیر بحث ہے، یعنی اہل میت تین دن تک دریاں بچھا کر گلی یا گھر کے صحن میں بیٹھے رہتے ہیں، میت کے قرابت دار بھی تین روز تک اہل میت ہی کے ہاں ڈیرہ ڈالے رہتے ہیں۔ ان ایام میں تعزیت کیلئے ہر آنے والا پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر فاتحہ خوانی کرتا ہے، یا کہا جاتا ہے ''کلام بخشو'' جسے مضمون نگار نے دعائے مغفرت باور کرایا ہے اور اہلحدیث کو اس کا تارک۔ حالانکہ آنے والا تعزیت کے الفاظ (بغیر ہاتھ اٹھائے، آتے ہی یا فاتحہ خوانی کے بعد) اسی طرح ادا کرتا ہے جیسے اہلحدیث کرتے ہیں، یعنی میت کے حق میں تعریفی کلمات اور مغفرت کی دعا اور اہل میت کو صبر کی تلقین وغیرہ۔ پھر ۲۵-۳۰ دن کے بعد جب اہل میت کے لئے آسانی ہو، چالیسواں ہوتا ہے جس میں پورے خاندان کے علاوہ دوست احباب بھی شرکت کرتے ہیں اور شادی بیاہ کی طرح کھانے پینے کا حسب استطاعت اہتمام ہوتا ہے۔ کسی غریب آدمی کے پاس اس رسم کیلئے پیسے نہ ہوں تو وہ قرض لے کر یہ رسم ادا کرتا ہے۔

یہ ہیں وہ رسمیں جو اہل بدعت کے ہاں میت کی مغفرت کیلئے اختیار کی جاتی ہیں۔ جن میں قدم قدم پر بدعات اور خلاف سنت امور ہیں۔ ایک کام بھی سنت کے مطابق نہیں اور امور بدعی کے متعلق فاضل مضمون نگار بھی یقیناً اس بات کے قائل ہوں گے کہ ان کے مرتکبین اجر و ثواب کے مستحق ہرگز نہیں ہوں گے کیونکہ نبی ﷺ کے فرمان: ((من احدث فی امرنا هذا ما لیس فیه فهو رد)) (ابو داؤد حدیث: ٤٦٠٦)

کے مطابق بدعت والے کام مقبول نہیں، مردود ہیں۔ مردود کاموں پر اجر و ثواب کہاں اور کیوں مل سکتا ہے؟ جب یہ کام کرنے والوں کیلئے اللہ کے ہاں کچھ نہیں تو جس (میت) کیلئے کیے جاتے ہیں، اس کو ان سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟؟..... (جاری)

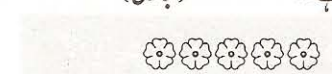

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

حضرت مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑویؒ کی حیات وخدمات پر ایک کتاب زیر ترتیب ہے۔ جو احباب حضرت حافظ صاحب کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں یا ان سے ان کی ملاقاتیں رہی ہوں وہ تمام کوائف درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ

پتہ:۔ حافظ عطاء السلام بن حافظ محمد یوسف گکھڑویؒ سکول بک ڈپو، اردو بازار گوجرانوالہ 055-4211665,

0300-5708099

ضرورت اساتذہ

جامعہ تعلیم الاسلام مامونکا نجن کے شعبہ درس نظامی کے لئے تجربہ کار کہنہ مشق اساتذہ اور شعبہ حفظ کے لئے مشاق قاری فاضل سبعہ عشرہ کی ضرورت ہے۔

رابطہ: حافظ مقصود احمد رئیس جامعہ تعلیم الاسلام مامونکا نجن ضلع فیصل آباد 0300-5288935, 0333-4433203

نمائندگان پیغام ٹی وی (جنوبی پنجاب) کے نام

جنوبی پنجاب کے ضلعی/تحصیلی نمائندگان سے گزارش ہے کہ پیغام ٹی وی کی نشریات کو یونین کونسل کی سطح پر یقینی بنانے کے لیے ٹھوس عملی اقدامات کریں اور جلد از جلد مقامی سطح پر نمائندہ پیغام ٹی وی مقرر کرنے کیلئے اپنی تجاویز، مخلص محنتی اور متحرک جماعتی ساتھیوں کے نام مع کوائف بنام وقار احمد اعوان ہیڈ ڈسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی 106 راوی روڈ لاہور ارسال کریں۔

دعائے مغفرت

بہاولنگر کے شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہد مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام (للبنات) کھچی والہ سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث بہاولنگر کا 28 جون 2013ء کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ پہلے روبصحت تھے پھر اچانک طبیعت خراب ہوگئی۔ چند دن نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے۔ 24 فروری 2014ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت ان کیلئے دعا مغفرت فرمائیں۔ (ادارہ)

فاتح قادیان

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور فتنہ قادیانیت

تحریر: جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

قسط نمبر 2

قادیانیت کی تردید مرزا کی زندگی میں

(۱) ''الہامات مرزا'' کی تالیف اور اس کے اثرات

یہ کتاب مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دعاؤں اور استخارات کے بعد تصنیف کی تھی جن کا ذکر پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔ آپ نے اس کی تصنیف کے لیے قلم اس وقت اٹھایا تھا، جب آپ تدریسی مشاغل سے کنارہ کش ہو کر اہل باطل کی تردید کے لیے تحریر و تقریر کے میدان میں اتر چکے تھے۔ اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیت کی تردید میں آپ کی یہ پہلی باقاعدہ اور مستقل تصنیف ہے۔

مرزا صاحب کے سلسلہ میں اصل موضوع بحث صرف ایک ہی چیز ہوسکتی تھی کہ آیا وہ اپنے دعوئے مسیحیت میں صادق ہیں یا کاذب؟ لیکن مرزا صاحب کی ہوشیاری دیکھیں کہ وہ علمائے اسلام کو حیات و وفات مسیح کی طول طویل بحث میں الجھا کر اصل مسئلہ سے لوگوں کی توجہ ہٹائے رکھتے تھے اور علمائے کرام یہ سمجھ کر اس مسئلہ میں الجھے ہوئے رہتے تھے کہ آسمان پر مسیح علیہ السلام کا رہنا اور قرب قیامت میں وہاں سے نازل ہونا ثابت کر دیا جائے تو مرزا صاحب خود بخود جھوٹے ثابت ہو جائیں گے۔ کیونکہ مرزا صاحب آسمان سے اترنے کے بجائے قادیان میں پیدا ہوئے لیکن اس علمی بحث کا نتیجہ یہ تھا کہ مرزا صاحب کی اصل حقیقت بے نقاب نہ ہو پاتی تھی اور عوام یہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی اسلام کے بہت سے اختلافی مسائل کی طرح ایک اختلافی مسئلہ ہے جس میں مختلف رائیں ہوسکتی ہیں۔ مرزا کو اس سے یہ فائدہ تھا کہ وہ کسی خاص مشکل میں پڑے بغیر لوگوں کو اپنے دام فریب میں گرفتار کرتے رہتے تھے۔

اس صورتحال کے مدنظر مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے ادھر ادھر کی تمام طولانی بحثوں سے دامن سمیٹ کر اپنی ایک کتاب ''الہامات مرزا'' میں پوری بحث صرف اس نقطہ پر مرکوز کر دی ہے کہ مرزا اپنے دعوے میں صادق ہیں یا کاذب؟ اور پھر ان کے جھوٹ اور سچ کو پرکھنے کیلئے معیار بھی اسی چیز کو قرار دیا ہے جسے خود مرزا نے اپنی سچائی اور جھوٹ کا معیار کہا ہے۔ اس بارے میں مرزا کا ارشاد یہ ہے کہ: ''ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہوسکتا۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص: ۲۸۸، روحانی خزائن ص: ۲۸۸ و مجموعہ اشتہارات ص: ۱۵۹، ج: ۱)

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، مرزا کا یہ ارشاد نقل کر کے لکھتے ہیں: ''چونکہ قادیانی مذہب کی جانچ کا یہی ایک اصل الاصول ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس طریق سے اس ادعا کی جانچ کریں جس سے مرزا کے الہامی ہونے کی حقیقت کھل جائے۔'' (دیباچہ الہامات مرزا طبع ششم ص: ۲)

چنانچہ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں مرزا کی ان چار پیشین گوئیوں پر بحث کی ہے جو اس وقت تک شائع ہو کر منظر عام پر آ چکی تھیں۔ مولانا نے ہر پیشین گوئی پر کئی پہلو سے بحث کی ہے اور خود مرزا کی عبارتوں اور ان کے بیانات کی روشنی میں نہایت ٹھوس دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک پیشین گوئی اپنے وقت پر غلط اور جھوٹی ثابت ہوئی جو مرزا کے جھوٹے اور برخود غلط ہونے کی واضح نشانی ہے۔ بعد کے ایڈیشنوں میں مولانا صاحب نے اس نہج پر ان مزید پیشین گوئیوں پر بحث کا اضافہ کیا ہے جنہیں مرزا نے بعد کے ادوار میں ارشاد فرمایا تھا۔ یہ کتاب قادیانیت کی تردید کے موضوع پر شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے اور اپنی نظیر آپ ہے۔ اس کی اشاعت نے بہت سے اہل ایمان کے ڈگمگاتے ہوئے قدم جما دیئے اور قادیانی صف کے اندر ہلچل مچا دی۔ مرزا کے ایک بڑے خصوصی مرید اور عظیم مؤید ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے خیالات میں سب سے پہلا تغیر اسی کتاب کے ذریعہ آیا پھر وہ ۱۹۰۶ء میں قادیانیت سے تائب ہو گئے اور اس کے بعد اتنی سرگرمی کے ساتھ مرزا کی تردید شروع کر دی کہ مرزا کے مرتے دم تک بلکہ مرنے کے بعد بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔

یہ کتاب جب منظر عام پر آئی تو وقت کے بڑے بڑے علماء اور شیوخ نے اُس کی اہمیت کا اعتراف کیا۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے فرمایا: ''اس سے بڑھ کر اس مضمون میں کوئی رسالہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ مرزا کے اکذب الناس ہونے پر حجت واضح ہے، مرزا کے عقائد میں متردین کا تو کیا ذکر، معتقدین کے اعتقاد کو بھی (بشرط انصاف) ہلا دینے والا ہے۔''

مولانا کے ایک اور استاذ مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''کتاب الہامات مرزا، واسطے تردید مرزا کے نرالی طرز کی ہے۔ منصف عاقبت اندیش اس کو دیکھ کر کبھی مرزا کا معتقد نہیں رہ سکتا۔''

پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے رسالہ (الہامات مرزا) کے ملاحظہ سے جس قدر اہل حق کے لیے تقویت ہوگی اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر مقابل کے دل میں رعب ڈالا جائے گا۔ (ان اقتباسات کے لئے ملاحظہ ہو، الہامات مرزا ص: ۱)

واقعی پیر صاحب کی یہ توقع حرف بحرف پوری ہوئی اور مرزا مرتے دم تک اس کا جواب نہ دے سکے۔ حالانکہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۰۱ء کے اخیر یا ۱۹۰۲ء کے شروع میں شائع ہوا تھا (جو ہاتھوں ہاتھ نکل گیا) پھر جلد ہی دوسرا ایڈیشن شائع ہوا (اور وہ بھی دیکھتے ہی دیکھتے نکل گیا۔)

پہلے ایڈیشن کے ساتھ مرزا صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا تھا کہ جواب لکھیں تو چھپا تھا اور اس انعام کے ساتھ پانچ سو روپے نقد دیئے جائیں گے، دوسرے ایڈیشن پر یہ رقم ایک ہزار کر دی گئی۔ اس چیلنج سے قادیانی صفوں میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اس لئے تیسرے ایڈیشن کے موقع پر ایک سال کا انتظار کیا گیا کہ شاید کچھ قادیانی ہفوات نمودار ہوں مگر مرزا اس طرح مرعوب تھے کہ اس رسالے کے جواب میں ان کے قلم سیال سے ایک حرف بھی نہ ٹپک سکا۔ ۱۹۰۴ء کے وسط میں تیسرا ایڈیشن شائع ہوا اور انعامی رقم دو ہزار کر دی گئی، مگر قادیانی سلطان القلم کا قلم مرتے دم تک حرکت میں نہ آسکا۔ بعد میں اس کتاب کے مزید تین یا تین سے زیادہ ایڈیشن شائع ہوئے۔ ہر ایڈیشن پر مولانا

نے تازہ بتازہ مباحث کا اضافہ کر کے اس رسالہ کو اپنے موضوع پر انتہائی مکمل، یکتا اور منفرد بنا دیا۔

موضع مد ضلع امرتسر میں مناظرہ (اکتوبر ۱۹۰۲)

الہامات مرزا کی اشاعت سے مرزا اور ان کے ہوا خواہوں کو جو زخم لگا تھا وہ ابھی ہرا ہی تھا کہ ان پر اچانک ایک اور مصیبت آ پڑی جو خود ان کی اپنی لائی ہوئی تھی۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہیں:

''تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موضع مد ضلع امرتسر میں مرزائیوں نے شور و شغب کیا تو ان لوگوں نے (یعنی باشندگان موضع مد نے) لاہور ایک آدمی بھیجا کہ وہاں سے کسی عالم کو لاؤ کہ ان سے مباحثہ کریں، اہل لاہور کے مشورے سے ع

قرعہ فال بنام من دیوانہ روند

ایک اتار آیا اور صبح ہوتے ہی جھٹ سے ایک آدمی آ پہنچا کہ چلئے ورنہ گاؤں کا گاؤں بلکہ اطراف کے لوگ بھی سب گمراہ ہو جائیں گے۔ خاکسار چار و نا چار موضع مد مذکور پہنچا، مباحثہ ہوا۔ (الہامات مرزا ص ۹۵)

یہ مناظرہ ۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا تھا، بڑے پیمانے پر اور بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا۔ مرزائیوں کے مناظر مولوی سرور شاہ تھے۔ موضوع بحث یہ تھا کہ مرزا اپنے الہامی دعوؤں میں سچے ہیں یا جھوٹے؟ (کاویہ ۲/۳۴۶، الہامات مرزا ص ۲۹-۲۸)

مولانا امرتسریؒ نے مرزا کے مقرر کیے ہوئے معیار اور اصول کے مطابق انہیں قطعی طور پر جھوٹا اور فریب کار ثابت کیا۔ بیچارے سرور شاہ نے مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل توڑنے اور ان کی گرفتوں سے جان چھڑانے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر..... ع

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

آخر شکست فاش کھا کر بڑی رسوائی اور رُو سیاہی کے ساتھ اپنے رفقاء سمیت میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ (کاویہ: ۱/۸۵)

مرزا جی کے ان فرستادوں نے جب قادیان پہنچ کر اس المناک انجام کی داستان اور اپنی ذلت و رسوائی کے احوال ان کے گوش گزار کئے تو انہوں نے فرط حسرت سے بڑے درد انگیز اور کرب خیز اشعار کہے اور جوش غضب میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو دل کھول کر گالیاں دیں۔ بطور مثال ان کی چند گالیاں آپ بھی سن لیجئے، جو یہ ہیں:

''تباہ کن، گمراہ اور گمراہ کن، جھوٹا، مفسد، بھیڑیئے کی طرح بھونکنے والا، کتے کی طرح بھونکنے والا، بھیڑیا، متکبر، جہنم کا رہنما، احمق، اجڈ، ہذیان گو، فتنہ خیز، فساد انگیز، آتش فساد بھڑکانے والا، دجال، بھوت، ابن الہوئی، صاحب مکائد، بچھوؤں کی طرح ڈنگ مارنے والا، بے روح جسم، ہانڈی کی طرح جوش مارنے والا، نافہم، غدار الزماں، خاسر، راغم الانف، فحش گو وغیرہ وغیرہ۔ (دیکھئے قصائد احمدیہ، ص: ۱۰۷ تا ۱۳۳)

اس مناظرے کے اثرات و نتائج مسلمانوں کے حق میں بہت ہی خوشگوار رہے۔ قادیانی مکر و فریب کا پردہ اس طرح چاک ہو گیا تھا کہ سادہ لوح مسلمانوں کے ڈگمگاتے ہوئے قدم پوری مضبوطی کے ساتھ اسلام پر جم گئے۔ موضع مد اور اس کے اطراف کے لوگوں نے قادیانیوں کو جوش حمایت میں چندے دیئے تھے، اب وہ بھی قادیانیوں کے مخالف تھے۔ مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ میں ان سارے ''مصائب'' کا بڑے دردانگیز، حسرت ناک اور غضب آلود انداز میں رونا رویا ہے۔ سرزمین مد کو عذاب کی دھمکی دی ہے اور اپنی بے کسی کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے ع

فافردت افراد الحسین بکربلا
وفی الحی صرنا مثل من کان یقبر

پس اس جگہ میں اکیلا گیا جیسا کہ حسین کربلا میں اور اس قوم میں ہم ایسے ہو گئے جیسا کہ مردہ دفن کیا جاتا ہے۔ (اعجاز احمدی ص: ۴۸ و روحانی ص: ۱۵۵، ج: ۱۹)

سئمنا تکالیف التطال من عدا
تمادت لیالی الجوریا ربی انصر
طردنا لوجهك من مجالس قومنا
فانت لنا حب فرید وموثر

ہم نے ظلم کی تکلیفیں دشمنوں سے اٹھائیں اور ظلم کی راتیں لمبی ہو گئیں، اے اللہ مدد کر۔

اے میرے اللہ! تیرے منہ کے لیے ہم اپنی مجلسوں سے رد کر دیئے گئے۔ پس تو ہمارا یگانہ دوست ہے جو سب پر اختیار کیا گیا۔ (اعجاز احمدی ص: ۵۴ و روحانی خزائن، ص: ۱۵۸، ج: ۱۹)

یہ معلوم ہے کہ اب تک مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا کے سب سے بڑے حریف پنجہ فگن تھے لیکن اب اس مناظرے کے بعد مرزا کے دل و دماغ پر مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی ہیبت کا بوس بن کر سوار ہو گئی اور وہ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے سخت گیر مناظر قرار دینے لگے، چنانچہ لکھتے ہیں:

الا رب خصم قد رأیت جداله
وما ان راینا مثله من یزور

خبردار رہو! میں نے بہت سے بحث کرنے والے دیکھے ہیں مگر اس (مولانا ثناء اللہ) جیسا فریبی میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ (اعجاز احمدی ص ۴۸، روحانی خزائن: ۱۹/۱۶۰)

فاوصیك یا رؤف الحسین ابا الوفا
انب واتق الله المحاسب، واحذر

پس میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اے محمد حسین (بٹالوی) کے پیچھے پیچھے چلنے والے ابوالوفا! اللہ کی طرف جھک اور حساب لینے والے اللہ سے خوف کھا اور ڈر۔ (روحانی خزائن: ۱۹/۲۰۲)

.....(جاری)

پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس میانوالی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ''پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کانفرنس 6 اپریل بعد نماز ظہر تا مغرب بمقام مرکز امام احمد بن حنبل نور کوری ٹاؤن راولپنڈی روڈ میانوالی میں ہوگی۔ کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر مولانا شفیع اللہ سلفی کریں گے جبکہ جناب مولانا سیف اللہ خالد ملتانی کے خصوصی خطاب سمیت دیگر ضلعی و مقامی علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔

شعبہ نشر و اشاعت میانوالی 0312-5027406

اہم اجلاس تحصیل عارفوالا

2.3.2014 بروز اتوار بوقت 9 بجے جامع مسجد رحمانیہ کارخانہ بازار عارفوالہ میں مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ضلعی امیر قاری محمد یحییٰ صابر، ضلعی ناظم ماسٹر علی اصغر، قاری محمد یسین یزدانی سرپرست اعلیٰ AYF تحصیل عارفوالا، فضیلۃ الشیخ ساجد الرحمٰن صاحب، قاری عبدالرازق صاحب کی سرپرستی میں تحصیل کا اجلاس شروع ہوا۔ امیر تحصیل رائے محمد اسماعیل کے حکم پر اجلاس کی کاروائی کا آغاز قاری محمد بلال شہزاد تحصیلی ناظم نے تلاوت قرآن مجید سے کروایا۔ جس کی سعادت قاری محمد طیب طاہر نے حاصل کی۔ ان کے علاوہ چکوک سے آئے علماء نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی رپوٹ پیش کی۔ علاوہ ازیں تمام قائدین کی کاوش کو سلام پیش کیا جنہوں نے دن رات ایک کر کے حافظ محمد یوسف پسروری صاحب کو رہا کروایا، اس کے ساتھ محمد یاسین تبسم صدر AYF تحصیل عارفوالا نے دعائیہ کلمات میں کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قائدین کا سایہ ہم پر قائم دائم رکھے۔

محمد یاسین تبسم ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارفوالا 03216531797

مسلم معاشرہ میں غیر مسلموں کے حقوق

تحریر: جناب الشیخ منقذ بن محمود الستار

کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں مسلم معاشرہ غیر مسلموں کو چند حقوق وضمانتیں عطا کرتا ہے۔ ذیل میں چند اہم حقوق کے بارے میں تفصیل پیش کی جارہی ہے۔

حریت اعتقاد کی ضمانت

مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ دین اسلام ہی حق مبین ہے، اس کے علاوہ تمام ادیان یا تو اسلام کے ذریعہ منسوخ ہیں یا حقیقت دین سے ناواقف انسان نے چند گمراہیوں کو دین قرار دے لیا ہے۔

مسلمانوں نے غیروں کو دین کی دعوت تو دی لیکن طویل اسلامی تمدنی تاریخ میں کہیں بھی یہ اشارہ نہیں ملتا کہ کسی غیر مسلم جماعت یا فرد کو زبردستی اسلام میں داخل کیا گیا ہو، بلکہ مسلمانوں کے زیر سایہ بسنے والے تمام لوگوں کو دینی آزادی حاصل رہی۔ ایسا صرف اس لئے ہوا کہ اگرچہ اسلام ہی واحد دین مبین ہے لیکن اختلاف شرائع کا وقوع بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت میں شامل ہے۔

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَـكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى الله مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً﴾ (المائدۃ:۴۸)

''تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے، اگر منظور مولیٰ ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے، تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو، تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔''

لہٰذا اس تعدد واختلاف کو ختم کرنا محال وممتنع ہے۔

اس وضاحت کے بعد مبلغین اسلام کے سامنے دین کی دعوت دینا اور اسباب ہدایت تلاش کرنا ہی باقی بچا، کسی کو زبردستی اسلام میں داخل کرنے کی گنجائش نہیں رہی۔ کیونکہ اختلاف شرائع جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو تو گویا ہر شخص کو اعتقاد کی آزادی حاصل ہوگئی۔ اب وہ اسلام قبول کرے نہ کرے انسان کی اپنی مرضی پر منحصر ہوا۔

﴿وهدينا ه النجدين﴾ ﴿انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا﴾

کہہ کر جب اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ہم نے انسان کو حق و باطل میں تمیز کرنے والی عقل اور اپنی پسند اختیار کرنے کی آزادی دے دی تو پھر کسی اکراہ کی ضرورت نہیں رہ گئی۔ ﴿لا اكراه فى الدين قد تبين الرشد من الغى﴾ علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: ''کسی کو قبول اسلام پر مجبور نہ کرو اس لئے کہ دین اسلام اپنے دلائل و براہین کے ساتھ اتنا واضح ہے کہ کسی جبر کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی۔ اللہ تعالیٰ جسے اسلام کی ہدایت دے گا، بصیرت عطا کرے گا وہ اسلام قبول کر لے گا۔ لیکن جس کے دل پر مہر لگا دے اسے جبری دخول فی الدین بھی کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ (تفسیر القرآن العظیم:۱/۴۱۶)

سلف صالحین نے بھی اس کا بہترین نمونہ پیش کیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی بڑھیا سے کہا: ((أسلمي تسلمي، ان الله بعث محمدا بالحق)) عورت نے کہا کہ میں تو قریب المرگ بڑھیا ہوں تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللهم اشهد اور اس آیت کی تلاوت فرمائی ﴿لا اكراه فى الدين﴾۔ امام محمد بن حسن وامام ابن قدامہ وغیرہ نے لکھا ہے کہ ذمی ومستأمن وغیرہ کو اگر جبراً مسلمان بنا لیا جائے تو بھی اس کے لئے اسلام کا حکم ثابت نہ ہوگا تا آنکہ اس سے کسی ایسی چیز کا صدور نہ ہو جو دلالت کرے کہ اس آدمی نے طوعاً اسلام قبول کیا ہے۔

عبادت کی آزادی وعبادت گاہوں کی سلامتی کی ضمانت

جب اسلام اپنے زیر سایہ بسنے والوں کو قبول اسلام پر مجبور نہیں کرتا تو گویا لوگوں کو اپنے دین پر کاربند رہنے کا اختیار حاصل ہوگیا۔ اس آزادی کے نتیجے میں ان کی عبادتوں وعبادت گاہوں سے بھی کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ مسلمانوں نے بالفعل اسے انجام بھی دیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کو جو امان نامہ لکھا وہ بہت سی چیزوں کے ساتھ ان کے کلیساؤں کی سلامتی اور ان کے معاملات وعبادات میں عدم مداخلت پر بھی مشتمل تھا۔ (انظر مفصلا فی الطبقات الکبری لابی سعد:۱/۲۶۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل ایلیا کو امان نامہ لکھا، اس میں تھا: ''أن لا تسكن كنائسهم، ولا تهدم'' (تاریخ الطبری:۴/۴۴۹)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فتح دمشق کے بعد لکھا: ''وہ لوگ اوقات نماز کے علاوہ دن ورات کے جس حصہ میں بھی چاہیں ناقوس بجا سکتے ہیں اور اپنے ایام عید میں صلیب نکال سکتے ہیں۔ (ابو یوسف فی الخراج ۱۷۵)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ ''لاتهدموا كنيسة ولا بيعة ولا بيت نار'' (ابوعبید فی الأموال:۱۳۸) ''کسی کلیسا، گرجا اور آتش کدہ کو منہدم نہ کرنا۔''

حسن معاشرت اور اچھا معاملہ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ ایسے غیر مسلمین کے ساتھ اچھائی کا سلوک کریں جنہوں نے انہیں تکلیف نہ دی ہو اور نہ ہی ان کے ساتھ قتال کیا ہو۔

﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

(الممتحنة:۸)

''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا، ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

نیکی کی چند صورتیں

☆ کافر والدین کا نفقہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِن جَاهَدَاكَ عَلى أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً﴾ (لقمان:۱۵)

''اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو

باقی صفحہ 8 پر

منزل کی تمنا ہے تو کر جُہدِ مسلسل.....خیرات میں جُبہ و دستار نہیں ملتے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی وصوبائی وفد کا دورہ گوجرانوالہ

اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ ضلع بہاولنگر میں ہر لحاظ سے کامیاب ترین ''بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس'' کے بعد قائدین پنجاب نے کابینہ کے فیصلہ کے مطابق گوجرانوالہ میں 10 اپریل کو ''بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس'' کی تیاری کے لئے گوجرانوالہ میں ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ اس سلسلے میں گزشتہ دنوں مورخہ 13 مارچ کو تحصیل گوجرانوالہ، 15 مارچ کو تحصیل نوشہرہ ورکاں، 19 مارچ کو تحصیل کامونکی اور 20 مارچ کو تحصیل وزیرآباد میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، صوبائی امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے تحصیلی اجلاسوں سے خطابات فرمائے۔ جبکہ اس سے قبل شہر گوجرانوالہ کے چاروں حلقہ جات کے ذمہ داران سے ایک اجلاس کر چکے ہیں اور دوسرا آج (جبکہ یہ پرچہ پریس میں جارہا ہے) منعقد کیا جارہا ہے۔ قائدین کی ان ہمہ جہت سرگرمیوں اور کارکنان جمعیت کی بے انتہا دلچسپی کو دیکھ کر وثوق سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ان شاء اللہ 10 اپریل کو گوجرانوالہ کے منی سٹیڈیم میں ''بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس'' تاریخ ساز ہوگی اور آنے والی تاریخ پر گہرے نقوش مرتب کرے گی۔

ان اجلاسوں میں قائدین نے کارکنان جمعیت کو مسلک کی اشاعت، جماعت کی مضبوطی، تنظیمی تعلق میں پختگی، جماعتی سرگرمیوں سے آگاہی ہفت روزہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت اور قائدین جمعیت سے وفاداری کا سبق پڑھاتے ہوئے انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ مولانا محمد نعیم بٹ اور پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظھما اللہ نے کارکنان جمعیت کو باور کروایا کہ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جماعت کیا کر رہی ہے، ہم نے آپ کو بتا دیا ہے کہ تبلیغ، تدریس، تعلیم، روابط، رفاہ اور فلاح سمیت زندگی کے ہر شعبہ حیات میں جماعت اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ طلبہ کنونشنز کے ذریعے مدارس اہلحدیث کے طلبہ سے مسلسل اور مؤثر رابطے، مقابلہ مضمون نویسی کے ذریعے باصلاحیت طلبہ کی جانچ اور ان کی صلاحیتوں سے استفادہ کے لئے کوشش، بیداری ملت علماء کنونشن اور اب بیداری اہلحدیث کانفرنسز کے ذریعے قوم کو بیدار کرنے کی تحریک اپنے نتائج کے اعتبار سے شاندار ہے۔ قائدین نے کہا کہ اب کوئی کارکن یہ بہانہ نہ کرے کہ جماعت کچھ نہیں کر رہی۔ جماعت نے آپ کو پلیٹ فارم مہیا کر دیا ہے اب اس پر آکر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوائیں اور جماعت کی مضبوطی میں اپنا کردار ادا کریں۔ ضلع گوجرانوالہ کی چاروں تحصیلوں اور شہر گوجرانوالہ کے چاروں تنظیمی یونٹوں (حلقہ جات) میں ہونے والے اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب قرار پائے ہیں، ان اجلاسوں میں ذمہ داران کا ذوق وجوش اور ولولہ دیکھ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب اور پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب نے ببانگ دہل کہا ہے کہ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جماعت منظم بھی ہے اور مضبوط بھی۔ نہ کوئی جماعت کے کارکنان کے جذبات سے کھیل سکتا ہے اور نہ ہی اس میں انتشار میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

مولانا محمد نعیم بٹ نے کہا کہ منزل اب ہمارے سامنے ہے، بس جدوجہد بلکہ جہد مسلسل کی ضرورت ہے، حضرت علامہ شہیدؒ کا یہ کہنا سچ ثابت ہو چکا ہے کہ ''یہ صدی اہلحدیث کی صدی ہے'' اب ناموس رسول اور صحابہ کی عظمت کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ ہماری تاریخ شہادتوں اور قربانیوں سے بھری پڑی ہے ہم اپنے اسلاف کی تاریخ پر بٹہ نہیں لگنے دیں گے۔ انہوں نے 10 اپریل منی سٹیڈیم گوجرانوالہ میں بیداری ملت کانفرنس کے لیے ترغیب دلاتے ہوئے کہا۔

خواہش سے نہیں گرتے پھول جھولی میں
وقت کی ہر شاخ کو مرے دوست ہلانا ہوگا
کچھ نہیں ہوگا اندھیروں کو برا کہنے سے
اپنے حصے کا دیا خود جلانا ہوگا

مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے محنت اور مشقت کی طرف راغب کرتے ہوئے کہا کہ ورکر بننا اتنا آسان ہے جتنا مٹی سے مٹی پر مٹی لکھنا اور ورکری کے تقاضوں کو پورا کرنا اتنا مشکل ہے جتنا پانی سے پانی پر پانی لکھنا لیکن اہل حدیثو! آپ کو ہر صورت اسے ممکن بنانا ہوگا۔

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہماری جماعت پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا ہر محاذ پر اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں مصروف عمل ہے، آپ کی جماعت کے قائدین سے اللہ نے وہ کام لیا ہے جو کوئی مذہبی جماعت نہیں کر سکی۔ پیغام ٹی وی ساری دنیا کے سنجیدہ ومتین لوگوں سے اپنی افادیت منوا چکا ہے، اب آپ کا فرض ہے کہ قائدین کے دست وبازو بنیں تاکہ قرآن وسنت کے فروغ کی یہ تحریک مزید مؤثر کردار ادا کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے، اس کانفرنس کے ذریعے ہم دنیا کو یہ باور کروائیں گے اس ملک میں اہلحدیث قرآن وسنت کے علاوہ نہ کوئی ازم آنے دیں گے اور نہ کوئی نظام۔ تمام اجلاسوں میں کارکنان جمعیت اور ذمہ داران نے بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس کو کامیاب بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔

خطبہ جمعۃ المبارک

21 مارچ 2014ء کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا شفیق الرحمٰن سلفی نے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 112 علی آباد تحصیل صفدرآباد میں توبہ کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔

عبدالمنان چک 112 علی آباد تحصیل صفدرآباد

ریاست علی مہار کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروزوٹواں کے مخلص کارکن ریاست علی مہار کے والد گرامی 23 مارچ کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ مولانا حافظ محمد عثمان مدنی نے پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروزوٹواں کے تمام اراکین ریاست علی مہار کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

دعا گو: اراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروزوٹواں (شیخوپورہ)

درس قرآن

صدر جماعت اہلحدیث مرزا گاؤں حاجی عبدالحفیظ نے جامع مسجد توحید اہلحدیث مرزا گاؤں ضلع اٹک میں درس قرآن کے موقع پر کہا کہ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظ اللہ کی سرپرستی میں مرکزی جمعیت اہلحدیث قرآن وسنت کی روشنی پھیلانے میں مصروف عمل ہے ہفت روزہ رسالہ ''اہل حدیث'' مرکزی جمعیت اہلحدیث کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس موقع پر خطیب جامع قاری امیر نواز، حاجی عبدالحفیظ، ثاقب مصطفیٰ ودیگر موجود تھے موجودہ دور میں دین اسلام کی اشاعت کو عام کے لیے جو کاوشیں پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظ اللہ کر رہے وہ باعث تحسین ہیں۔

ہنگامی اجلاس

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع وسٹی ساہیوال کا ہنگامی اجلاس مرکزی جامع مسجد ثنائیہ سبزی منڈی ساہیوال میں 28 جنوری بروز منگل بعد نماز عشاء مولانا احمد یار صدیقی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں سٹی ناظم مرزا محمد سلیم، ایم ساجد غلام حسین، عبداللطیف، حافظ عبدالجبار زاہد، قاری ظہیر اکبر سبحانی، قاری محمد شبیر انجم، مولانا عبدالغفور پورش و دیگر اراکین نے شرکت کی۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال کے سرپرست حکیم مولانا محمد رفیق خلیق کی وفات پر گہرے حزن وملال کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی جماعتی وتنظیمی خدمات پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر حکیم صاحب کی مغفرت تامہ وبلندیٔ درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

رپورٹ:۔ سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال

نفاذ اسلام کانفرنس فیصل آباد

پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آنے والی اسلامی مملکت ہے، اس کے حصول کے لئے مسلمانوں نے لاکھوں قربانیاں پیش کیں۔ بدقسمتی سے اس ملک میں کلمہ طیبہ کا نظام نافذ نہ ہوسکا بلکہ اسلام کو کمزور کرنے کے لئے اور نظریہ پاکستان کو نئی نسل سے چھپانے کے لئے انڈیا سے دوستی اور تجارت کی باتیں کی جارہی ہیں اور ملک میں لادینیت اور سیکولرازم کو پھیلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جارہا ہے ان حالات میں ضرورت تھی کہ عوام اور ارباب اقتدار کو بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے اور بتلایا جائے کہ اگر تم وطن عزیز کا استحکام وسلامتی چاہتے ہو تو اسلام نافذ کرنا ہوگا اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان نے اس عظیم مطالبہ کو ایک تحریک کی شکل دی۔ اس سلسلہ میں ایک عظیم الشان نفاذ اسلام کانفرنس فیصل آباد میں منعقد کرنے کا طے پایا تاکہ ایوان بالا تک یہ پیغام پہنچایا جاسکے کہ ہم اس ملک میں امن وسلامتی کا دین اسلام چاہتے ہیں۔ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے شہر وضلع فیصل آباد کی قیادت کے ساتھ ساتھ مرکزی ودیگر ذمہ داران نے مختلف اضلاع کے دورہ جات کئے، دروس وخطبات جمعہ میں نفاذ اسلام کی اہمیت واضح کی۔ 16 مارچ کو دھوبی گھاٹ سے الفتح گراؤنڈ تک نفاذ اسلام ریلی نکالی گئی۔ 22 مارچ 2014 بروز ہفتہ الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک فیصل آباد میں یوتھ فورس کے شاہینوں نے سٹی صدر محمد یحییٰ مدنی اور حافظ رضوان کی نگرانی میں بہت خوبصورت پنڈال سجایا۔ نفاذ اسلام کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء قاری عبدالرؤف فاروقی کی تلاوت کلام مجید سے ہوا تلاوت کے بعد ابوبکر معاویہ نے نعت رسول ﷺ مقبول پیش کی۔ سب سے پہلے سٹی یوتھ فورس کے ناظم تبلیغ مولانا محمد حنیف عاجز نے پرسوز خطاب کیا۔ ان کے بعد مولانا ابوبکر معاویہ، مولانا سیف اللہ کمیر پوری، مولانا احتشام الحق بھوپالوی نے خطابات کئے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری، حافظ محمد عمران تبسم، جناب نعمت اللہ ظفر، عبدالوحید بٹ نے انجام دیئے پھر نقابت کی ذمہ داری مولانا عزیز الرحمٰن اسد نے آخر تک بڑے خوبصورت انداز میں نبھائی۔ سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ کو دعوت خطاب دی گئی تو انہوں نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا جو دور دراز سے قافلوں کی صورت میں تشریف لائے تھے۔ انکے بعد استاذ العلماء مولانا نجیب اللہ طارق نے بڑا جامع خطاب کیا۔

پھر نامور خطیب مولانا احمد حسن ساجد نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کا واقعہ بیان کرتے نوجوانوں کو زندگیاں دین اسلام کیلئے وقف کرنے پر زور دیا۔

ان کے خطاب کے دوران ہی بیت اللہ الحرام کے امام محترم نے ویڈیو لنک کے ذریعہ خطاب شروع کیا، درمیان میں رابطہ منقطع ہوا مگر جلد بحال ہوگیا۔ امام حرم کے خطاب کے دوران ماحول میں سناٹا چھا گیا۔ حضرت الامام نے قرآنی آیات کثیر تعداد میں پڑھ کر اس بات پر زور دیا کہ اللہ کی زمین اللہ کا نظام ہی نافذ ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ آپ نے نفاذ اسلام کیلئے اتنی بڑی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ حضرت الامام کے خطاب کے بعد مولانا حسین احمد مدنی نے خطاب کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے خطاب کی چند جھلکیاں ویڈیو لنک کے ذریعہ سنائی گئیں تو فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ حضرت علامہ شہید فرما رہے تھے اہلحدیثو! اگر تمہیں اپنی جرات وشجاعت کا اندازہ ہوجائے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ پھر امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ نے ولولہ انگیز خطاب کیا اور کہا کہ کوئی طاقت ہمارے دلوں سے شہداء اسلام کی محبت کو نہیں نکال سکتی۔

ان کے بعد امیر ضلع لاہور رانا نصر اللہ خاں نے اپنے خطاب میں حرمین شریفین سے اپنی وفاؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر کوئی میلی آنکھ حرمین کی طرف اٹھے گی وہ آنکھ نکال دی جائے گی، ہم حرمین شریفین پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

پھر معروف خطیب مولانا محمد اسحاق اوکاڑوی نے اساس اسلام یعنی توحید کی اہمیت وفضیلت پر بہت شاندار خطاب کیا اور شیریں آواز میں قرآن بھی سنایا۔

مولانا عبدالوھاب صدیقی نے حمد ونعت پیش کی پھر اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب کے صدر جناب عامر صدیقی نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں بین الاقوامی نومسلم شخصیات کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی صداقت وحقانیت بیان کی۔ جماعت کے بزرگ عالم دین مولانا محمد یوسف انور نے اپنے خطاب میں اکابرین کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ماضی کے جھروکوں سے چند کرنیں سامعین کی جھولیوں میں ڈالیں اور اسلاف کی عظیم قربانیوں کا تذکرہ کیا۔

ناظم ذیلی تنظیمات رانا محمد خلیق پسروری نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں سامعین کے جذبات کو گرمایا اور خوب داد تحسین وصول کی، ان کے بعد یوتھ فورس کے شاہین علی ادریس نے لحن داؤدی میں ترانہ پیش کیا۔

سابق صدر یوتھ فورس پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے جوشیلے انداز میں خطاب کیا اور علامہ شہید کا تذکرہ کرکے محاول کو آب دیدہ کردیا اور کہا کہ ہم زندگی کے آخری سانس تک اسلام کے نفاذ کی جدوجہد جاری رکھیں گے، پھر معروف خطیب قاری محمد یعقوب فیصل آبادی نے مترنم انداز میں خطاب کیا۔

حافظ محمد قسیم شیخوپوری نے نظریہ پاکستان اور مفتی کفایت اللہ شاکر پسروری نے علماء کرام کی بلا جواز گرفتاریوں اور مقدمات قائم کرنے پر مذمتی قرارداد پیش کی۔ پھر امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر یوتھ فورس کی قیادت کو مبارک باد پیش کی اور اپنے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا پاکستان بنایا بھی اکابرین اہلحدیث نے تھا اس کا استحکام بھی اہلحدیث ہی کریں گے۔

امیر مرکزیہ ضلع فیصل آباد مولانا عبدالرشید حجازی نے اپنے خطاب میں اس کانفرنس کو ہر سال منعقد کرنے کا اعلان کیا۔

صدر جناب حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی نے اپنے خطاب کا آغاز اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمر کی آیت مبارک سے کیا اور کہا کہ اس ملک کی تقدیر نفاذ اسلام سے وابستہ ہے اگر پاکستان گاڑی ہے تو اسلام اسکا انجن ہے۔ اسی طرح پاکستان اسلام کے بغیر نامکمل ہے۔ ہم پاکستان کا استحکام نفاذ اسلام سے وابستہ سمجھتے ہیں اور حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر بچوں کا محفوظ مستقبل اور نسلوں کی بقاء چاہتے ہو تو اسلام نافذ کرنا ہوگا۔

حافظ صاحب نے اپنے خطاب میں مولانا حجازی اور دیگر علماء کی محبتوں کا شکریہ ادا کیا۔ جماعت کے نامور خطیب علامہ طارق محمود یزدانی گجراتی نے ولولہ انگیز خطاب سے حضرت علامہ شہیدؒ کی یاد تازہ کردی انہوں نے تمام حضرات کو کھڑا کرکے ہاتھوں کی زنجیر بنوائی اور کہا کہ ہمیشہ ایسے ہی متحد رہنا اور پھر جو راستے میں رکاوٹ بنے گا وہ بچ کر نہیں جائے گا۔ ہم دین مصطفوی ﷺ کیلئے جان تک قربان کردینگے۔ پھر معروف خطیب محمد نواز چیمہ نے مدلل خطاب کیا کہ اصل نفاذ اسلام کے داعی اہلحدیث ہیں۔

انکے بعد مولانا عبداللہ نثار نے قیام پاکستان کے مقاصد موجودہ حالات اور حکمرانوں کی بے حسی بیان کی اور انہوں نے کہا کہ علماء انبیاء کے وارث ہوسکتے ہیں تو سیاست کیوں نہیں کرسکتے۔

مرکزی ناظم تبلیغ مولانا عبدالباسط شیخوپوری نے کہا کہ اہلحدیث کا عقیدہ صحابہ کرامؓ والا ہے اور ہم اولیاء کرام اور اہل بیت کے اصل وارث ہیں۔

رات کا آخری پہر تھا طلوع فجر ہونے کو تھی کہ یہ کانفرنس جذبوں کو بیدار کرکے اختتام کو پہنچنے والی تھی آخری خطاب جماعت کے نامور خطیب مولانا منظور احمد نے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم دین محمد ﷺ کے سپاہی ہیں جان قربان کردینگے اور ہر چیز قربان کرسکتے ہیں ہماری منزل صرف نفاذ اسلام ہے۔ آخر میں شیخ القرآن مولانا عزیز الرحمٰن شیخوپوری نے انکساری کیساتھ اختتامی دعا کروائی۔ صبح 4 بجے کانفرنس کا اختتام ہوا۔

رپورٹ: قاری محمد حسن سلفی، ساہیوال

اخبار الجماعۃ

تحصیل سیالکوٹ کی کارکردگی رپورٹ

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل سیالکوٹ نے 2013ء میں ضلعی امیر ملک محمد منیر اعوان کی زیرنگرانی امیر تحصیل قاری خورشید عالم کی زیرامارت، قاری عبدالشکور سلفی ناظم تحصیل کی زیرنظامت تحصیل سیالکوٹ میں 10 کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا جن میں جماعت کے نامور علماء کرام کو مدعو کیا گیا۔

ان تمام پروگراموں کا انعقاد تحصیل سیالکوٹ کی مختلف مساجد میں کیا گیا۔ ان کے علاوہ نادار طلباء کے لیے کتابیں یونیفارم اسٹیشنری تقسیم کی گئی۔ دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں بڑے سائز میں کتابیں فضائل اعمال اور قرآن مجید تقسیم کیے گئے۔ بے روزگار ساتھیوں کے لیے روزگار کا بندوبست کیا گیا۔ قومی وصوبائی الیکشن میں امیر محترم کی ہدایت کے مطابق جماعتی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے الیکشن میں بھرپور کردار ادا کیا جس سے جماعت کے وقار میں اضافہ ہوا۔ نادار مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔

امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب کی مجاہدانہ قیادت میں تحصیل سیالکوٹ دین ومسلک کی سربلندی کے لیے اسی طرح مصروف عمل رہے گی۔ ان شاء اللہ

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشرواشاعت تحصیل سیالکوٹ

نمائندہ خصوصی کا تقرر

جناب خالد محمود اعظم آبادی سیکرٹری اطلاعات مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد سٹی کو ہفت روزہ اہل حدیث کا نمائندہ خصوصی مقرر کیا گیا ہے۔ تمام ذمہ داران اور احباب جماعت توسیع اشاعت کے سلسلہ میں انکے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ شکریہ!

ان کا رابطہ نمبر: 0300-7230419

۲۰ویں سالانہ دعوت اہلحدیث کانفرنس

بمقام: مرکز اہلحدیث چک نمبر 7/8AR کرمی والا میاں چنوں

بتاریخ: 12 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تارات گئے۔

زیرصدارت: حضرت مولانا حافظ عبدالستار خطیب مرکز ہذا

مہمان خصوصی: پروفیسر محمد یٰسین ظفر جامعہ سلفیہ فیصل آباد

مقررین:۔ مولانا سید سبطین شاہ نقوی، قاری عبدالرحیم کلیم، مولانا عبداللہ نثار، مولانا جمیل اجمل گورائیہ اور دیگر علماء خطاب فرمائیں گے۔

برائے رابطہ:۔ حافظ عبدالماجد 0333-4965475

ہمارا عزم جواں ہے، ہمارے ساتھ چلو

22 دسمبر 2013ء بروز اتوار A.S.F سٹی شیخوپورہ کے زیراہتمام ASF طلبہ سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں مہمان خصوصی عبدالقدیر فاروقی چیف آرگنائزر ASF پاکستان تھے۔ قائد طلبہ مع سابق صدر ASF پاکستان بابر فاروق رحیمی اور جناب محمد عمران مجاہد سلفی فنانس سیکرٹری ہال میں تشریف لائے۔ قائد طلبہ نے طلبہ سیمینار میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے طلبہ سیمینار میں کثیر تعداد میں دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اہل حدیث طلبہ پاکستان میں اسلامی نصاب تعلیم اور اسلامی نظام تعلیم رائج کرنے کے لیے بیدار ہو چکے ہیں۔ سیمینار ہر اعتبار سے کامیاب رہا۔

☆ 12 ربیع الاول بعد نماز عشاء ASF سٹی شیخوپورہ کے زیراہتمام سیرۃ النبی ﷺ تاریخی کانفرنس میں قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی چیف آرگنائزر ASF پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج خالص دین اسلام میں لوگ بدعات شامل کررہے ہیں ان بدعات کے خاتمہ کے لیے اہل حدیث طلبہ کو اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔

☆ 19 جنوری 2014ء بروز اتوار ASF قصور کے زیراہتمام ایک ضلعی طلبہ کنونشن منعقد ہوا جس میں چیف آرگنائزر نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان بنانے کا مقصد یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ تھا۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان بننے سے لے کر آج تک پاکستان میں اسلامی قوانین کی بجائے، یہاں اغیار کے قوانین کو ترجیح دی گئی۔

قائد طلبہ نے کہا کہ اسلامی نصاب تعلیم اور اسلامی نظام تعلیم کیلئے ہر اہل حدیث طالب علم کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ سیمینار میں جناب عمران مجاہد سلفی فنانس سیکرٹری، محمد جاوید صدر ASF پنجاب، سید تبسم شاہ جنرل سیکرٹری ASF پنجاب نے بھی شرکت کی۔

رپورٹ:۔ شعبہ نشرواشاعت A.S.F پاکستان

ماہانہ درس قرآن کریم

مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس سٹی کوٹ رادھا کشن کے زیراہتمام جامع مسجد فاروق اعظم نزد ریلوے اسٹیشن کوٹ رادھا کشن میں زیرصدارت میاں سیف اللہ خالد امیر سٹی ماہانہ درس قرآن منعقد ہوا۔ جس میں مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری نے اسلام کی خوبیوں اور اس کی عظمت وفضیلت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل خطاب کیا۔

منجانب:۔ حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

اہلحدیث یوتھ فورس منڈیکی بیریاں

یکم فروری بروز ہفتہ اہلحدیث یوتھ فورس منڈیکی بیریاں کا اجلاس جامعہ تعلیم القرآن اہلحدیث منڈیکی بیریاں کے ہال میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس کے شروع میں مولانا محمد صدیق باجوہ نے علمائے اہلحدیث کی زندگی کے چند واقعات سنائے جس سے نوجوان متاثر ہوئے اور اسلاف کو دعائیں دیں۔

اجلاس میں طے ہوا کہ ہر ماہ کی یکم تاریخ کو جامعہ ہذا میں اجلاس منعقد ہوگا۔ اجلاس میں ہر بھائی اپنی حیثیت کے مطابق فنڈ بھی جمع کرائے گا۔ A.Y.F منڈیکی بیریاں کے صدر میاں طاہر محمود نے -/5,000 روپے کا اعلان کیا، اسی طرح دیگر احباب نے پیسے جمع کروانا شروع کر دیئے اور اُسی وقت -/7240 روپے جمع ہوگئے اور باقی احباب نے چند دنوں میں فنڈ جمع کروانے کا وعدہ کیا۔ A.Y.F منڈیکی بیریاں کی جانب سے بہت جلد قرآن وحدیث موبائل سروسز کا آغاز کیا جائے گا جس کے ذریعے قرآن و حدیث کی دعوت عام ہوگی۔ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

رپورٹ:۔ عمیر اعظم باجوہ سیکرٹری اطلاعات A.Y.F منڈیکی

حرمتِ رسول کانفرنس ظفروال

مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل ظفروال کے زیراہتمام حرمت رسول کانفرنس مورخہ 09-03-2014 کو ظفروال میں حافظ عبدالمجید بٹ ضلعی امیر نارووال کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد نعیم بٹ، علامہ طارق محمود یزدانی، مولانا منظور احمد، ابوبکر سلطان یزدانی، حافظ عبدالغفار ریحان، عبدالوحید بٹ، نذیر احمد اسد سندھو، حافظ منظور احمد، مولانا یوسف مجاہد اور عطاء الرحمٰن خالد سیٹھی نے بڑے پرمغز خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری اور خطابات کے لحاظ سے انتہائی کامیاب رہی۔ کانفرنس میں حکومت سے درج ذیل مطالبات کیے گئے۔

(1) حافظ عبدالجبار شاکر، حافظ محمد وقاص اور دیگر جماعتی اسیران کو فی الفور رہا کیا جائے۔ (2) ملک میں قرآن وسنت کو نافذ کیا جائے۔ (3) قومی زبان اردو کو ذریعہ تعلیم اور یکساں تعلیم کا نظام رائج کیا جائے۔

ماسٹر محمد حنیف ناظم نشرواشاعت تحصیل ظفروال ضلع نارووال

تربیتی کنونشن

یکم فروری کو گوٹھ قل کاکا میں مستورات کے لیے تربیتی کنونشن کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں خطاب کے لیے ام ہشام اہلیہ مولانا محمد ابراہیم طارق نے خطاب کیا۔ انہوں نے عورتوں کو اسلامی عبادات اور بنیادی عقائد کے بارے میں تربیتی خطاب کیا۔ گاؤں سے کثیر تعداد میں عورتوں نے شرکت کی۔

المرسل: حافظ زبیر احمد کاکا ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع مٹیاری

ہری پور ہزارہ میں دروسِ قرآن مجید

اہل حدیث یوتھ فورس ہری پور نے مساجد سے باہر کمیونٹی سنٹروں میں درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کیا ہے جس کے اثرات قابل تحسین ہیں۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ

(1) پہلا درس قرآن کریم کمیونٹی سنٹر محلہ ملک پورہ میں ہوا۔ سید عتیق الرحمٰن شاہ محمدی امیر ضلع راولپنڈی نے دیا اور فرمایا کہ صحابہ کرام ہمیشہ نیک کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے اور ہم دنیا اور روزی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ حالانکہ روزی کا ذمہ رب کائنات نے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نوجوانوں کو توحید وسنت اور منہج سلف صالحین کی طرف راغب کریں اور بدعات وخرافات کا خاتمہ کریں۔

(2) دوسرا درس قرآن کریم حافظ سعید الرحمٰن خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث محلہ ملک پورہ نے دیا۔ شہر کے تمام محلوں سے نوجوانوں اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔ انہوں نے فرمایا اس پرفتن دور میں ہم نے اپنے نوجوانوں کو صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے روشناس کرانا ہے۔

(3) تیسرا درس قرآن کریم جامع مسجد عزیز محلہ فیروز پورہ میں ہوا، قاری جمیل الرحمٰن ناظم تبلیغ ضلع ہری پور نے دیا جس میں انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ اطاعت رسول کے بغیر کوئی کام قابل قبول نہیں اس لئے سب سے پہلے اطاعت رسول، محبت رسول سے وابستہ ہونا پڑے گا پھر ہم اپنی اور دوسرے نوجوانوں کی تربیت کر سکتے ہیں۔

حافظ ابراہیم خلیل ناظم ضلع میرپور

صراطِ مستقیم کی پہچان

ادارہ ہذا کی جانب سے ''صراط مستقیم کی پہچان'' کا نیا ایڈیشن مع دو نئے اذکار کارڈ ''بوقت ضرورت پڑھئے اور ''صحیح اسلامی عقیدہ'' فی سبیل اللہ زیر تقسیم ہے۔ -/15 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرماویں۔

دعا گو: محمد ادریس محمدی تحقیقی لائبریری گلی نمبر 1، حبیب کالونی، رحیم یار خان (پوسٹ کوڈ: 64200)

ضرورت رشتہ

☆31 سالہ دوشیزہ راجپوت فیملی ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو کیلئے اہلحدیث گھرانہ سے رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔ فیصل آباد اور گردونواح 03076081233

☆25 سالہ دوشیزہ آرائیں فیملی تعلیم ایف اے اور 4 سالہ عربی کورس اور بی اے کر رہی ہے آرائیں فیملی والدین رابطہ کریں 03336622074

● تین بچیوں کا رشتہ تعلیم بی۔اے، ایم۔اے کنواری کے لئے ہم پلہ رشتے درکار ہیں۔ قوم وٹو، سکھیرا، ساہیوال ضلع بہاولنگر کے ضرورت مند رابطہ کریں۔ محمد فاروق، 0312-6942527

مدنی دواخانہ

معالج: ابوعبیدہ حکیم محمد ابراہیم حنیف

لیور لائف سیرپ
خون کی کمی، معدے کی خرابی
جگر کی کمزوری اور عام کمزوری کا حل

خطیب: مسجد محمدی باغوالی اہل حدیث،
☆ فاضل تحریک طب (رجسٹرڈ) پاکستان،
☆ فاضل درس نظامی، فاضل وفاق المدارس،
☆ فاضل طب اسلامی، نبوی، اسلامی اور یونانی طریق علاج

ہیئر لائف روغن
سر کی خشکی، سکری بالوں کی ہر اک خرابی
مثلاً ٹوٹنا، جھڑنا اور چھوٹے رہنا وغیرہ

اوقات کار: گرمیوں میں صبح 9 بجے تا 12 بجے، عصر تا مغرب ..... سردیوں میں دوپہر 1 تا 5 بجے شام

پتہ: مین سٹاپ اسعد کالونی، شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ 0333-8113255

عظیم خوشخبری

بواسیر کا آپریشن کروانے سے پہلے نجات، بواسیر کیپسول 15 روزہ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔ معجون شفاء، پیشاب کی کثرت کے لئے فوری اثر اور انتہائی مفید ہے۔

حکیم فاروق اقبال فاضل طب والجراحت، نیو کروال شالامار ٹاؤن لاہور
(طبیب قرشی ڈسپنسری کیمپ جیل لاہور) 0321-4388612

دعائے مغفرت

انچارج میڈیا سیل مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع اوکاڑہ حافظ محمد عبداللہ ظہیر کے تایا جان حاجی غلام محمد طارق طویل علالت کے باعث انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم شب زندہ دار، نیک، نمازی، غریب پرور انسان تھے۔ مساجد و مدارس کے ساتھ خصوصی تعاون فرماتے۔ جامع مسجد رحمانیہ شاد باغ لاہور اور جامع مسجد محمدی اہلحدیث داتا نگر لاہور کے بانی تھے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بطور چیف ٹیکنیشن ریٹائرڈ ہوئے۔ انکے سوگواران میں پانچ بیٹے، چار بیٹیاں، دو داماد اور دیگر شامل ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ جامع مسجد محمدی اہلحدیث چھتی گلی داتا نگر بادامی باغ لاہور میں پروفیسر حافظ محمد اقبال کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع اوکاڑہ اور لاہور کے ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی جبکہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر، ایڈیشنل نائب ناظم اعلیٰ رانا محمد شفیق پسروری، ناظم ذیلی تنظیمات رانا محمد خلیق پسروری، نائب ناظم مولانا محمد یٰسین راہی، ناظم دفتر حافظ بابر فاروق رحیمی، صوبائی ناظم تبلیغ مفتی کفایت اللہ شاکر نے فون پر حافظ محمد عبداللہ ظہیر اور انکے بھائی غلام رسول سے اظہار تعزیت کیا نائب امیر حافظ عبدالعلیم یزدانی، نائب ناظم تبلیغ حافظ عثمان شاکر، ضلع اوکاڑہ کے امیر مولانا ابراہیم خلیل، امیر شہر مولانا عبداللہ یوسف اور دیگر نے اظہار تعزیت کیا جملہ قارئین مرحوم کیلئے خصوصی دعائے مغفرت فرمائیں۔

حافظ محمد عبداللہ ظہیر۔ رابطہ نمبر: 0333-6973441

شریک غم: حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی، ناظم ضلع اوکاڑہ

درخواست دعاء صحت

پچھلے دنوں افتخار احمد صاحب مہتمم جامعہ فریدیہ قصور ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے اور فاروق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

دعا گو: محمد یونس انصاری، قصور شہر

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فور کلر رنگین خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔

(1) کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ (ایک سوال کی 10 شکلیں)

(2) نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت

(3) اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام

(4) نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات

(5) اثباتِ رفع الیدین

(6) سورۂ فاتحہ خلف الامام

(7) آمین بالجہر کا ثبوت

ملک کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین اور دینی اداروں کے سربراہان مذکورہ بالا مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد و مراکز میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین اور مؤثر ذریعہ ہے۔ (رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک)

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اِس صورت میں ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

طبی کورسز

آج بے شمار ڈاکٹرز، حکماء اور مختلف ادویہ ساز ادارے مختلف طبی کورسز مشتہر کر رہے ہیں لیکن استعمال کرنے پر مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے۔ پھر مرض نہ صرف پہلے سے بڑھ جاتا ہے بلکہ ساتھ اور علامات بھی واضح ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے 40 سالہ طبی کیریر میں لاکھوں مریضوں پر آزمانے کے بعد 100 فیصد کامیاب طبی کورسز تیار کیے ہیں اور ساتھ ہی ان تین چیزوں کی گارنٹی دیتا ہوں۔ ان میں کوئی نشہ آور دوا وائی نہیں ہے۔ کوئی زہریلی دوائی نہیں۔ کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ درجہ اول ہوں دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں۔ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت چالیس سالہ تجربہ ہے۔ ادویہ ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف مطبوں اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں۔

1	عصابہ	11	بول بستری	21	دل کا دورہ	31	امراض مردانہ	41	رسولیاں	51	یرقان
2	شقیقہ	12	مرگی	22	اپھارہ	32	امراض زنانہ	42	دبلا پن	52	استسقاء
3	بے خوابی	13	رعشہ	23	السر	33	وجع المفاصل	43	بال سفید ہونا	53	لیوکیمیا
4	بند نزلہ	14	مالی خولیا	24	اماس	34	تجز المفاصل	44	بال چہ	54	تھیلاسیمیا
5	لکنت	15	ٹینشن	25	پتھری پتہ	35	گنٹھیا	45	گنجا پن	55	ہموفیلیا
6	پتھری گردہ	16	کیرا	26	سوراز ہر	36	نقرس	46	کمی خون	56	بے اولادی
7	شوگر	17	دمہ	27	تقطیر البول	37	عرق النساء	47	جنون	57	کمی ہارمونز
8	سلسل البول	18	ٹی بی	28	گنگرین	38	مہرے ہل جانا	48	دل میں سوراخ	58	عنانت
9	سوکڑہ	19	بلڈ پریشر	29	بواسیر	39	تشنج وکزاز	49	دل کے وال بند ہونا	59	ایز دسپرمیاں
10	سنگر بچی	20	کولیسٹرول	30	اولاد نرینہ	40	برص	50	اعصابی کمزوری	60	کایا کلپ

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔

☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔

☆ شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک (عمر آباد) 13487900227901

اکاؤنٹ نمبر میزان بنک (چوکی) 7001-0101053034

☆ اکاؤنٹ نمبر یو. بی. ایل۔ اومنی 0345-7545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل چونکی ڈویژن لاہور۔ فون: J:0345-7545119, T:0313-7545119

توحید وسنت کی امانت سینوں میں ہے ہمارے آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

فضیلۃ الشیخ عبدالغفار حسن صاحب
امیر مرکزیہ ضلع لیہ

بمقام مرکز امام بخاری اہلحدیث (رجسٹرڈ) فتح پور روڈ چوک اعظم

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس ظفر صاحب

2 اپریل 2014ء بروز بدھ

چھٹی سالانہ عظیم الشان پیغام اہلحدیث کانفرنس

ان شاء اللہ

محمد اسماعیل صاحب

بعد نماز ظہر تا رات گئے تک

فضیلۃ الشیخ محمد شفقت الرحمن صاحب
صدر مرکز ہذا

نوجوان قیادت
اسامہ عبدالکریم صاحب
ڈی جی خان

فضیلۃ الشیخ شاہ محمد علوی صاحب

قائد اہلحدیث خصوصی آمد
ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب MNA
چیئرمین قائمہ کمیٹی مذہبی امور پاکستان
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

ثناء اللہ صاحب — صادق آباد
عبدالرؤف صاحب — اسلام آباد
سعید مجتبیٰ السعیدی صاحب
سیف اللہ خالد صاحب — امیر مرکزیہ ضلع سکھر
عامر وکیل صدیقی صاحب
عبدالرحمن صاحب — چیئرمین یونین کونسل ڈی جی خان
حفیظ الرحمن صاحب — قاری
شمعون صدیقی صاحب
عبدالرحمن السلفی صاحب
شفیق الرحمن طارق صاحب — لاہور
محمد حنیف صاحب
محمد عابد صاحب — فیصل آباد
محمد ظفر گل صاحب — ملتان
محمد شیر خان صاحب — 156/HB
نیاز احمد گجر صاحب — شیخوپورہ
عبدالقیوم صاحب — سرائے عمیر
محمد یوسف صاحب
محمد رمضان صاحب — اسلام آباد
افتخار احمد بیگ صاحب — نیو ملتان
محمد اشرف صاحب — 19/MB فیصل آباد

پروفیسر محمد ابراہیم بھٹی صاحب — عالم اسلام کے عظیم سکالر — کراچی
خطاب بعد نماز مغرب

ترجمان مسلک اہلحدیث حضرت مولانا سید سبطین شاہ نقوی صاحب — آف سرگودھا

شیر اسلام حضرت مولانا منظور احمد صاحب — گوجرانوالہ
خطاب بعد نماز عصر

حضرت مولانا عبدالرحیم کلیم صاحب — آف ڈی جی خان

خطیب اہلحدیث حضرت مولانا عبدالمنان راسخ صاحب — فیصل آباد

حضرت مولانا واعظ شیریں بیاں صبغت اللہ احسن صاحب — آف الہ آباد

قائد یکتہ فورس حضرت مولانا حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صاحب — صدر اہلحدیث یکتہ فورس پاکستان

مفتی مولانا عامر کلیم صاحب — آف کوٹ ادو

خطیب اہلحدیث حضرت مولانا حافظ عمر فاروق صاحب — آف لاہور

عطیہ اشتہار

لائسنس نمبر 2223
العروج انٹرنیشنل ٹریولز چوک اعظم

عمرہ ویزہ، بہترین پیکج کے ساتھ تمام ایئر لائنز کی ٹکٹیں بارعایت حاصل کریں

نیز سعودی عرب کے ورک ویزہ کے وکالہ کی معلومات کے بارے میں رابطہ کریں

چیف ایگزیکٹو: شاہد صدیق
0332-6461625
0306-6760325
0336-1766525
0606-381624
0606-381625

محترم مولانا محمد تنویر صاحب
محترم مولانا محمد عباس فاروقی صاحب
قاری عبدالرزاق طاہر صاحب
مولانا حافظ عمر فاروق صاحب
قاری محمد تنویر سلفی صاحب
ماسٹر محمد لطیف صاحب

اپیل: اپنے صدقات و خیرات و زکوٰۃ و دینی کتب مرکز ھذا میں جمع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں

محمد اکرم شہزاد
ڈپٹی جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب
0323-7346323
0306-4401710
0344-8554821

مدیر مرکز امام بخاری اہلحدیث نزد صوفیہ ہوٹل فتح پور روڈ چوک اعظم ضلع لیہ

جامع لال مسجد مولانا محمد رفیق پسروری والی چوک اہلحدیث پسرور

2 روزہ

قرآن و حدیث کانفرنس

62 ویں سالانہ

فقید المثال

مولانا عبدالرحمن — مولانا محمد نعیم مجاہد

12-11 اپریل 2014 جمعۃ المبارک ہفتہ بعد از نماز عشاء

عبدالحمید ازہری — مولانا محمد سرور شفیق — مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر — حافظ محمد خلیق خان

عبدالقیوم — شاہد امین — محمد منیر اعوان — فیصل افضل شیخ — عبدالوحید — محمود احمد

خصوصی خطاب

قائد اہل حدیث سینیٹر ساجد میر

شیر توحید و سنت مولانا عبدالعلیم زرداني — فضیلۃ الشیخ مولانا محمد حنیف ربانی — مولانا مناظر اسلام محمد عبداللہ نثار — رانا محمد شفیق خان پسروری

شیر پاکستان محترم مولانا منظور احمد — شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ زاہدی — خطیب پاکستان مولانا محمد یٰسین بلوچ — شیر پنجاب محمد یوسف پسروری

خطیب ذیشان مولانا احمد حسن ساجد

11 اپریل 2014 خطبہ جمعہ

قاری محمد ابراہیم — جانشین مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری زبیر عامر — مقرر شیریں بیان قاری محمد بنیامین عابد — قاری محمد احمد یزدانی

نظامت: مولانا یاسر عنایت | قاری سیف الرحمن | محمد منشر | محمد عدیل | وحید اختر

عبدالغفار — بشیر احمد نثار — محمد اکرم — عبدالحفیظ — عبدالغفور طاہر — عزیز الدین — مطیع اللہ باجوہ — عبدالرحمن — مولانا محمد صدیق — قاری محمد الیاس

الداعی الی الخیر

اہلحدیث یوتھ فورس پسرور

رابطہ نمبر 0321 8618666

Irfansattar1977@gmail.com 0321-8830189-0321-7911977 0300-0320-0333-0313 4110657 عبدالستار پرنٹنگ پریس شیخ ہندی مارکیٹ بیرون بھاٹی لاہور ڈیزائنگ محمد عرفان بن عبدالستار

سلسلة احياء التراث العلمي
للإمام
النواب محمد صديق حسن خان القنوجي

① فصل الخطاب في فضل الكتاب ② تذكير الكل بتفسير الفاتحة وأربع قل
③ إفادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ ④ إكسير في أصول التفسير

مجموعہ علومِ قرآن

تالیف
نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ
(۱۸۳۲ء — ۱۸۹۰ء)

تسہیل و تخریج
حافظ عبداللہ سلیم — حافظ شاہد محمود

● مجلد
● عمدہ طباعت
● صفحات:912
● قیمت Rs:1100

مجموعہ رسائلِ عقیدہ

تالیف
نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ
(۱۸۳۲ء — ۱۸۹۰ء)

تسہیل و تخریج
حافظ عبداللہ سلیم — حافظ شاہد محمود

● عمدہ طباعت ● 3 مجلد ● قیمت Rs: 2100

مجموعہ مقالات و فتاویٰ
علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ

ترتیب و تحقیق
فضیلۃ الشیخ محمد عزیر شمس حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج
حافظ شاہد محمود
فاضل مدینہ یونیورسٹی

● مجلد (صفحات:712)
● قیمت Rs: 800

تذکرۃ محدث العصر
علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ علیہ

تالیف
عبدالرشید عراقی

● مجلد (صفحات:320)
● قیمت Rs:380

برِصغیر میں
اہلِ حدیث کی اوّلیات

تالیف
مولانا محمد اسحاق بھٹی

● مجلد (صفحات:184)
● قیمت Rs:230

ناشر
دار ابی الطیب للنشر والتوزیع
گل روڈ، گلی نمبر 5 حمید کالونی گوجرانوالہ
055-3823990 / 0321-6466422

ملنے کا پتا
مکتبہ بیت السلام اردو بازار لاہور 0321-9350001 کتاب سرائے اردو بازار لاہور 0321-4163595
مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور 0300-8661763 مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور 0321-4460487
مکتبہ سلفیہ اردو بازار لاہور 0423-7361505 فضلی بک سنٹر کراچی 021-2628724 مکتبہ قرآن و حدیث کراچی 0323-3347611
والی کتاب گھر گوجرانوالہ 055-4441613 مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ 0321-7475072 دار الکتب گوجرانوالہ 0322-4074195

HISTORY OF GLORY

ساہیوال بورڈ F.A 2013ء میں پہلی، تیسری اور چوتھی پوزیشن

ضلع اوکاڑہ کے 20 کالجز میں مسلسل تین بار 2010ء 2011ء اور 2012ء میں پہلی پوزیشن

چار سال میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کے ساتھ ساتھ ترجمہ وتفسیر، حدیث
واصول حدیث، سیرت وفقہ کی معیاری تعلیم دینے والا ضلع اوکاڑہ کا مثالی ادارہ

داخلہ شروع ہے

الفرقان کالج (فار بوائز)

الفرقان کالج AL-FURQAN COLLEGE OKARA

داخلہ کی آخری تاریخ

20 اپریل 2014ء

BOARD TOPPER 2013
Gold Medal
حماد عتیق 954/1100
رولنمبر...575469

III Position in Board
Bronz Medal
عبدالستار 942/1100
رولنمبر...575468

IV Position in Board
محمد نعیم 940/1100
رولنمبر...575473

F.A DISTRICT TOPPER 2010
حافظ عبدالمنان 877/1100
رولنمبر... 145392

F.A DISTRICT TOPPER 2011
زوہیب وحید 901/1100
رولنمبر... 505757

B.A DISTRICT TOPPER 2012
حافظ عبدالمنان 613/800
رولنمبر...103596

- 2010, 2011, 2012 اور 2013 میں تمام طلبا فرسٹ ڈویژن میں کامیاب۔ الحمدللہ
- انگریزی زبان پڑھنے، لکھنے اور بولنے کی تعلیم دینا
- کردار سازی پر خصوصی توجہ
- ماسٹر ڈگری ہولڈر سٹاف
- معیاری کھانے کے ساتھ ہاسٹل کی دستیابی

مستحق طلباء کیلئے تمام سہولیات مع تعلیم بالکل فری

ترغیب
اپنے عزیز بچوں کو دین ودنیا کی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنے
اور عمل صالح کی طرف راغب کرنے کیلئے الفرقان کالج کا انتخاب کیجئے

aamir javed, 0321-6986322

مدیر الفرقان کالج
پروفیسر عبدالماجد

مین سٹریٹ فیصل کالونی نمبر 1 فیصل آباد روڈ اوکاڑہ
0322-6961108-7

اہل علم، خطباء، مبلغین اور واعظین کیلئے عظیم خوشخبری

زاد الخطیب

(پہلی دو جلدوں کا نیا ایڈیشن)

از

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد

اس ایڈیشن کی خصوصیات

- دیدہ زیب، خوبصورت اور 4 کلر ڈ ٹائٹل۔ جو تیسری جلد کے ٹائٹل جیسا ہے۔
- دونوں جلدوں کے پہلے ایڈیشنوں میں رہ جانے والی طباعت کی اخطاء کی تصحیح کر دی گئی ہے۔
- اس ایڈیشن کو فنی اعتبار سے نئے سرے سے مرتب کیا گیا ہے اور
- متن میں قرآنی آیات و احادیث نبویہ کے حوالوں کو نیچے حاشیہ میں دیا گیا ہے۔

ملنے کے پتے

رانا طاہر محمود	مکان نمبر 7 گلی نمبر 3 سلیمان پارک بنک سٹاپ فیروز پور روڈ لاہور۔	0333-4237720
مکتبہ اسلامیہ	بالمقابل رحمان مارکیٹ غنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔	042-37244973
مکتبہ اسلامیہ	کوتوالی روڈ فیصل آباد۔	2631204
مولانا ارشد علی	جامعہ محمدیہ للبنین والبنات، کورنگی 2 کراچی۔	0300-2682701
مولانا حافظ محمد رفیق	جامعہ دار الحدیث محمدیہ ملتان۔	0321-6335038
مولانا حافظ ظہیر احمد سعیدی	ڈیرہ غازی خان	0333-6215594

Weekly **AHL- E - HADITH**
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv: 042-37722876

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پنجاب

وطن عزیز کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ۔ کفار کی عسکری و تہذیبی یلغار، دہشت گردی کے خلاف ۔ نفاذ اسلام و استحکام پاکستان کی جہد مسلسل کے عزم کیلئے

محمد ابراہیم

ڈویژنل

بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس

محمد عمران

بتاریخ **10** اپریل 2014 جمعرات بعد نماز مغرب رات تا گئے

منی سٹیڈیم شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ

پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب مدظلہ
سینیٹر
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

فضیلۃ الشیخ محسن جماعت حافظ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ
MNA
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

مفکر اسلام حافظ عبدالستار حامد صاحب حفظہ اللہ

زیر صدارت: مولانا خطیب اسلام حافظ محمد صدیق صاحب حفظہ اللہ
زیر نظامت: پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی صاحب حفظہ اللہ
زیر قیادت: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نعیم صاحب حفظہ اللہ
مولانا محمود عباس صاحب
حضرت مولانا فضیلۃ الشیخ بشیر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ
زیر نگرانی: حضرت مولانا حافظ عبدالرزاق صاحب

مولانا کفایت اللہ شاکر صاحب
حافظ عثمان شاکر صاحب
حافظ محمد دین ندیم صاحب
حکیم طارق محمود باجوہ صاحب
مولانا عبدالواحد سلفی صاحب
مولانا نذیر احمد اسد صاحب

حافظ محمد یحییٰ صاحب
عمر فاروق صاحب

خطیب اہلحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالباسط صاحب حفظہ اللہ
ناظم تبلیغ مرکزیہ پاکستان

فرید الزمان صاحب

حافظ محمد یوسف سپروی صاحب
امیر جمعیۃ اہلحدیث ضلع شیخوپورہ

ابوبکر شاہانی

قاری حنیف ربانی صاحب حفظہ اللہ
امیر مرکزیہ ضلع گوجرانوالہ

حافظ محمد احمد مقصود
عادل امین

حافظ ذاکر الرحمن صاحب

عبدالشکور

حافظ محمد یونس آزاد صاحب حفظہ اللہ

مناظر اسلام حضرت مولانا عبداللہ ثار صاحب حفظہ اللہ

خطیب اسلام حضرت مولانا سید عتیق الرحمن شاہ صاحب حفظہ اللہ

شاہد محمد رمین

فیصل افضل شیخ صاحب حفظہ اللہ

مہمانان گرامی

عبدالمجید صاحب حفظہ اللہ
نذیر احمد شبلی
طارق محمود زبانی
ملک محمد منیر
محمود ارشد
محمد عمران حافظ

محمد مثنیٰ صدیق مولانا
محمد عارف حمزہ
نذیر احمد مدنی
بشیر احمد
محمد یحییٰ والہ مولانا
منظور الٰہی

محمد حسین مدنی مولانا
محمد آصف حافظ ندیم
قاری اسد ظہیر عصمت مولانا
احسان اللہ ضیائی مولانا
سید مصطفیٰ جعفر شاہ
محمد ادریس حافظ

عبدالرحمن عظیم
نصر اللہ خاں
سیف الرحمن حافظ
محمد عثمان اسحاق حافظ
ناصر محمود سلفی مولانا
محمد فاروق عاصم
ام کبہ عبدالرحمن پسر
عطاء الرحمن اعظم
محمد عظیم طارق شہوی

عبدالستار شاہ کلیم
محمد اشرف کمرل

تنویر الحق
وسیم احمد
ظہیر الدین
عبدالرحمن
محمد فاروق
تنویر احمد خان
بلال احمد فاروقی
محمد اسلم شیخوپوری
ایم حمزہ
محمد انور شیخ
عبدالحق
عبدالستار

نعمان اسلم
عبدالرحمن
ضیاء الحق
عباس شیخ
عبدالواحد
عبدالحمید
محمد اسلم
ذوالفقار احمد
نعمان فاروق

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پنجاب
106 راوی روڈ لاہور
طیب انجینئرز حمایہ ہیومینیہ اسلام آباد
042-37721714
0300-6424467
0333-8162566
055-3821001
0324-6418595